

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

دسویں اسمبلی بائیسواں اجلاس

مباحثات 2015ء

﴿اجلاس منعقد 14 نومبر 2015ء بمطابق ریکم صفر المظفر 1437 ہجری بروز ہفتہ﴾

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
1	تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔	1
2	رخصت کی درخواستیں۔	2
2	مشترکہ قرارداد نمبر 57 منجانب میراظہار حسین کھوسہ، سردار چاکر خان ڈوکی، میرجان محمد خان جمالی، محمد خان لہڑی، نوابزادہ طارق مگسی، میر ماجد ایڑو اور محترمہ راحت جمالی، (قرارداد منظور ہوئی)	3
11	ڈعائے مغفرت۔	4
14	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	5
19	انجینئر زمرک خان اچکزئی کی تحریک التواء پر بحث۔	6

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 14 نومبر 2015ء بمطابق یکم صفر المظفر 1437 ہجری بروز ہفتہ بوقت دوپہر 12 بجکر 05 منٹ
 زیر صدارت میر عبدالقدوس بزنجو جناب قائم مقام اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال، کوئٹہ میں منعقد ہوا۔
 جناب قائم مقام اسپیکر۔ السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنْمَّا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَاَنْكُمْ اِلٰیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعَلٰی اللّٰهُ
 الْمَلِکُ الْحَقُّ ۚ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ۝ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ
 اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ، بِهِ لَا فَاِنَّمَّا حِسَابُهُ، عِنْدَ رَبِّهِ ۙ اِنَّهٗ، لَا یُفْلِحُ
 الْکٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّحِیْمِیْنَ ۝ صَدَقَ اللّٰهُ
 الْعَظِیْمُ۔

﴿ پارہ نمبر ۱۸ سورۃ مؤمنون آیت نمبر ۱۱۵ تا ۱۱۸ ﴾

ترجمہ: کیا تم یہ گمان کیے ہو کہ ہم نے تمہیں یونہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم
 ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے، اس کے
 سوا کوئی معبود نہیں، وہی بزرگ عرش کا مالک ہے۔ جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود
 کو پکارے جس کی کوئی دلیل اسکے پاس نہیں، پس اس کا حساب تو اسکے رب کے اوپر ہی
 ہے۔ بیشک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں۔ اور کہو کہ اے میرے رب! تو بخش اور رحم کرا اور
 تو سب مہربانوں سے بہتر مہربانی کرنے والا ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جزاک اللہ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ سیکرٹری صاحب رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

سیکرٹری اسمبلی (محمد اعظم داوی)۔ میر خالد خان لانگو صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ اسٹیشن سے سے باہر جانے کی بنا آج کے اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی)۔

سیکرٹری اسمبلی۔ نوبزادہ طارق مگسی نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ نجی دورے پر کراچی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ آج کی اجلاس سے رخصت کی استدعا کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ نجی دورے پر کراچی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ آج کی اجلاس سے رخصت کی استدعا کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر۔ میر اطہار حسین کھوسہ، سردار چاکر ڈوکی، میر جان محمد جمالی، میر محمد خان اہڑی، صوبائی وزراء، مشیر، نوبزادہ طارق مگسی، میر ماجد ابڑو اور محترمہ راحت جمالی اراکین صوبائی اسمبلی میں سے کوئی ایک محرک اپنی قرارداد مشترکہ نمبر 57 پیش کریں۔ مشترکہ قرارداد نمبر 57

میر جان محمد خان جمالی: ہر گاہ کہ یہ حقیقت اپنی جگہ مسلمہ ہے کہ سارے پاکستان نے نصیر آباد ڈویژن کو

green belt قرار دیا ہے۔ 2013 میں شالی کی فصل بہت بہتر ہوئی لیکن اُس شالی کی قیمت 940 روپے فی

من تھی، جبکہ کھاد، بیج اور ہل کی قیمت بھی بہت کم تھی۔ 2014 میں 730 روپے فی من تھی اور کھاد، بیج اور ہل کی

قیمت بھی بہت زیادہ تھی، جس کی بناء پر عوام کو اپنے گھر، مال مویشی بھی بیچنے پڑے۔ اور کسانوں کو سود پر قرضہ لینا

پڑا۔ حسب سابق 2015 میں مسائل خصوصی شالی، جس میں نصیر آباد، جعفر آباد، صحبت پور اور جھل مگسی کے کل

تقریباً 30 لاکھ ایکڑ پر شالی کاشت کی گئی۔ اس مہنگائی کے دور میں اخراجات بھی بڑھ گئے۔ جس میں کھاد، آبیانہ

عشر بشمول مشنری ٹریکٹر میں تقریباً 20250 فی ایکٹر کے برعکس پورے سال میں کاشتکار کو فی ایکٹر

7000 روپے سے بھی کم منافع ملا۔ جو کہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ آج کل شالی کی قیمت فروخت 710 روپے

فی من جبکہ 5000 فی ایکٹر زمیندار کو دیا گیا ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ

زمینداروں کی مالی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے شالی کی قیمت کم از کم ایک ہزار مقرر کر کے نیز وزیر اعظم کے

کسان پہنچ سے مستفید ہونے کا طریقہ کار بھی سہل اور آسان بنایا جائے تاکہ زمینداروں کی دادرسی ہو سکے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ مشترکہ قرارداد نمبر 57 پیش ہوئی اسکی feasibility پر۔

میرجان محمد خان جمالی: جناب اسپیکر! آپ کے پاس ایک ہی گرین بیلٹ میں اضلاع ہیں نصیر آباد، جعفر آباد، صحبت پور اور جھل مگسی کے آباد علاقے ہیں۔ پٹ فیڈر نہر، اور کیر تھر کینال بلوچستان میں آتی ہے۔ ان اضلاع میں آپ کی کتنی نمائندگی ہے، 5MPAs آپ کے دو اضلاع کے ہیں۔ اور چھٹا طارق خان مگسی ہے۔ پشین کی بات کر رہے ہیں۔ وہاں شالی ہوتی ہے؟ اخراجات زیادہ سے زیادہ ہیں، لیکن اس خطہ پر آپ نے کوئی دیہان نہیں دیا۔ زمیندار طبقہ ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ overall آپ کا نظام درہم برہم ہے۔ return نہیں ہے زمیندار کو۔ مجھے افسوس ہے نصیر آباد green zone کو کوئی پوچھ نہیں رہا۔ اس وقت 10 لاکھ کے قریب لوگ affected ہیں۔ آپ اس قرارداد کو support کریں، اس قرارداد کو آگے بھیجیں، اور اس chief secretary کے ہوتے ہوئے کیوں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ 116 ایکڑ کیا ہے۔ یہ پنجاب کے مربع نہیں ہیں کہ 4 کا مربع ہے، یہ 116 ایکڑ کا بلاک ہوتا ہے بلوچستان میں۔ تو مہربانی کر کے اس پر آپ دیہان دیں، میں ہاؤس سے request کروں گا کہ اس قرارداد کو پاس کریں اور پھر پیروی بھی کریں۔ قرارداد تھوک کے ذریعے پڑی ہیں۔ لیکن ان پر کتنوں پر کام ہوا یہ بھی سوچنے کی بات ہے۔ بھیجیں تو سہی۔ بسم اللہ تو کریں آگے اللہ بہتر کرے گا۔ بہت شکریہ۔

قائم مقام اسپیکر: شکریہ میر صاحب! جی محمد خان لہڑی صاحب۔

جناب محمد خان لہڑی (صوبائی مشیر): آج کی قرارداد جو پیش ہوئی یہ ہماری مشترکہ قرارداد ہے۔ میں بھی ایک زمیندار ہوں اپنے علاقے کا، نصیر آباد میں کم rates پر جو چھوٹے کاشتکار ہیں اپنی شالی بیچ رہے ہیں 710 کے حساب سے۔ چھوٹے کاشتکار ہوں یا بڑے ان کو بہت نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ اگر PASCO Center قائم کیے جائیں تو ان میں اضافہ ہو جائے گا قیمت میں۔ نواب صاحب بیٹھے ہوئے ہیں میری ان request سے مہربانی کر کے شالی کے جو PASCO Center ہیں ان کو فعال کیا جائے تاکہ چھوٹے کاشتکار ان سے فائدہ اٹھاسکیں۔ شکریہ۔

قائم مقام اسپیکر: شکریہ میر صاحب! آغا لیاقت صاحب۔

سید آغا لیاقت علی۔ جناب اسپیکر! یہ موجودہ قرارداد جو آئی ہے، پشتونخوا پارٹی کی طرف سے ہم اس کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔ آپ یقین کریں اگر ہمارا گرین بیلٹ ہے تو وہ صرف یہی علاقہ ہے اس کے بعد

اگر اس آبادی کے لحاظ سے بھی ہم یعنی ڈسٹریکٹ plus ڈسٹریکٹ equal ہیں تقریباً یہاں جتنا بھی روزگار ہے نہریں نظام کے تحت ہے اور لوگ بھی اُن کا روزگار صرف اور صرف اسی شالی اور ادھر کے جو فصلیں ہوتی ہے اُس پر ہے۔ بد قسمتی کیا ہے جس طرح ہماری طرف سب، انگوڑی جیسے محترم جمالی صاحب نے فرمایا اُس پر کوئی خاص توجہ سینٹرل گورنمنٹ نہیں دے رہی ہے اسی طرح اس علاقے پر بھی جو کچھ آج کل ہو رہا ہے اگر یہ موجودہ پالیسی رہی یہی چیز رہی تو میرے خیال میں یہ لوگ پانی کے ہوتے ہوئے زمین کے ہوتے ہوئے یہاں سے migrate کر جائیں گے۔ جناب اسپیکر کتنی بد قسمتی کی بات ہے کہ جو شالی ایک ہزار روپے ٹن یا ایک ہزار روپے من جو بکتی تھی وہ آج کل ساڑھے سات سو روپے تک رہی ہے اُس کی main وجہ کیا ہے جناب اسپیکر چونکہ میرا chamber of commerce کے ساتھ بھی تعلق ہے میں خود export بھی کرتا رہتا ہوں اس لیے مجھے اسکی یہ main وجہ کا علم ہے، آج اگر آپ دیکھیں تو لاہور کے ارد گرد کوئی پینتیس، چالیس ملیں rice کی ہیں اوان میں، میں فخر سے کہتا ہوں کہ ہمارے اس صوبے کے آٹھ، دس ملیں ہیں جو export کر رہے ہیں ایران کو جو export کر رہے ہیں ہمارے neighbor countries افغانستان اور پلس سینٹرل ایشیا کو لیکن فیڈرل گورنمنٹ نے کیا کیا ہے اُناتو یہ چاہیے تھا کہ اس علاقے کو exemption دے تھے اس علاقے کی جو شالی ہے اُس کو promote کرتے اور اُس کو اس قابل بناتے کہ یہ شالی جو ہے یہ قیمت کے لحاظ سے بھی اور اُس کے لحاظ سے بھی اس کا trading کرتے اور یہ کہتے کہ یہ 12 سو روپے من ادھر سے جانا چاہیے پاسکو جو کچھ لے رہا ہے پاسکو جو کچھ پنجاب میں کر رہا ہے وہ ہمارے علاقوں میں تو کراہی نہیں رہا ہے۔ آپ یقین کرے کہ low interest rate پر وہاں پر زمینداروں کو یہ لوگ رقوم دیتے ہیں low interest rate پر اُن لوگوں کو پنجاب کے زمینداروں کو facilitate کر رہے ہیں، ہمارے زمیندار بیچارے یہ رو رہے ہیں اول تو ان کو طریقہ کار نہیں آتا ہے پھر بد قسمتی سے ہمارے جو بڑے زمیندار ہے وہ اتنے آگے بھی نہیں جاتے ہیں کہ وہ اپنے چھوٹے کسانوں کے لیے کوئی مراعات لے سکیں فیڈرل گورنمنٹ سے گزشتہ دنوں میں معذرت کے ساتھ وزیراعظم صاحب کا کسان چیک پڑھا تھا وہ صرف کسان چیک میرے خیال میں ہم اُس سے کوئی benefit نہیں اٹھا سکتے ہیں نہ اُس سے کوئی فائدہ اٹھا سکتے ہیں وہ کسان چیک جس طرح جمالی صاحب نے کہا کہ وہاں وہ مربع اور فلانہ کینال اور اُس کا حساب ہے ہمارے ہاں ایکڑ کا حساب ہے وہ جس catagory میں اُنہوں نے وہ facilities وہاں پر اُن کو دی ہیں ہم اُس کو avail نہیں کر سکتے ہیں ہم اُس سے مستفید نہیں ہو سکتے ہیں ہمارے زمیندار 16 ایکڑ کا

black بننا ہے 16، ایکڑ کو یہاں پر زرعی بینک جو بڑا کم قرضہ دیتا ہے بانسبت پنجاب کے ہمارے پاس بک جو بینکوں سے بننے میں نیشنل بینک سے بنا ہوا ہے اُس پر بڑے کم وہ blacks بنے ہوتے ہیں اور بڑا کم پیسے دیتے ہیں کیونکہ وہ کہتا ہے کہ جی آپ کے 16 ایکڑ ہے پلس 16 ایکڑ میں سے آپ کا چار، پانچ ایکڑ جو ہے وہ residential purpose کے لیے وہ استعمال کرتے ہیں تو 12 ایکڑ ہمارے اُس میں آتا ہے اور پھر بد قسمتی یہ ہے کہ یہاں پر جو agriculture bank جو کچھ کر رہا ہے میرے خیال میں ادھر بیٹھے ہوئے سب لوگوں کو پتہ ہے کہ پنجاب کا agriculture bank جس اُس پر پیسے دے رہا ہے وہ تو ٹھیک دے رہا یہاں کا جو دے رہا ہے وہ کس حساب سے دے رہا ہے اور کس مشکلات کے باوجود ہمارے زمیندار جو ہے ان سے رجوع کر رہے ہیں اور یہ اُن کو رولا رہے ہیں۔ تو میرا مطلب یہ جناب اسپیکر یہ قرارداد بالکل صحیح ہے اس قرارداد کے ساتھ ساتھ ہمیں گورنمنٹ آف پاکستان یعنی فیڈرل گورنمنٹ کو یہ مجبور کرنا چاہیے کہ جس طرح انہوں نے پنجاب کے rice کو facalitate کیا ہوا ہے وہ export کر رہے ہیں اسی طرح ہمیں بھی ہمارے بھی اس علاقے کو facalitate کرے اور ہمارے جو export ہے شمالی کا وہ ایران کو اور plus سینٹرل ایشیا کو allow کیا جائے basic اُس پر ہمیں subsidy دیں جائے کیونکہ ایک من چاول پر یا ایک ٹن چاول پر جو کچھ یہ لوگ export tax اور یہ لگا رہے ہیں، rice export corporation لگا رہا ہے گزشتہ دنوں میرے پاس rice export corporation والے آئے تھے وہ بھی ہم لارہے ہیں یہ قرارداد ادھر وہ تو بعد میں اس پر بحث کریں گے لیکن ہمیں facalitate کیا جائے ہماری شمالی کی قیمت کو بڑھایا جائے اور ساتھ ہی ساتھ ایران پر یہ ban لگایا جائے کہ اگر ایران کا سبب ادھر آسکتا ہے ہمارے سبب کو compete کرتا ہے اگر ایران کا کشمکش آسکتا ہے اگر ایران کا بسکت آسکتا ہے فری آپ نے چھوڑا ہے تو ہمارے جو شمالی وہاں جاتی ہے جو ہمارا چاول وہاں پر جاتا ہے اُس پر بھی ایران ہمیں subsidy دیں۔ ظلم کی بات یہ کہ ایران جب sea سے import کرتا ہے چاول تو اُس پر کوئی سینٹرل آپنا import duty نہیں لیتا ہے لیکن جو تفتان سے جو چاول جاتا ہے اُس پر 80 روپے فی کلو جو ہے وہ duty لگائی ہوئی ہے ایران اور فیڈرل گورنمنٹ قسداً یہ چیز کو ignore کر رہی ہے اور اس پر دھیان نہیں دیں رہی ہے۔ ہماری جتنی بھی شمالی ہے وہ واقعی نقصان میں جا رہی ہے اس علاقے کو میرے خیال میں مستقبل اس علاقے کا بڑھاتا ریک ہے گوہ کہ یہاں پر نہری پانی بھی میسر ہے لیکن فیڈرل گورنمنٹ کو یہ قرارداد اسی shape میں جانا چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ یہ instruction بھی ہونا چاہیے کہ جو rice، جو چاول ہم وہاں تفتان export کرتے ہیں

ایران کو اس بات پر پابند کیا جائے کیونکہ گورنمنٹ آف پاکستان بلوچستان گورنمنٹ کے ذریعے ایک agreement ہے اُس کو boarder trade agreement کہتے ہیں اُس agreement کے تحت پاکستان گورنمنٹ بھی baned ہے کہ وہ اُس پر duty نہیں لگاتی ہے اور ایران گورنمنٹ بھی baned ہے کہ وہ ہمارے اس export پر duty نہیں لگائی گی، سردار رضامحمد صاحب بھی president رہے ہیں chamber of commerce کا میں بھی رہا ہوں لیکن اس وقت بدقسمتی کیا ہے کہ جب ایران سے کوئی delegation آتا ہے تو اُس سے chamber of commerce کا کوئی نمائندہ نہیں ملتا ہے لیکن جس وقت ہم لوگ تھے ہم اُن لوگوں کے ساتھ بقائدہ باتیں کرتے تھے اُن کو قائل کرتے تھے اُن کو کہتے تھے کہ اگر تم یہ duty لگاؤ گے تو تمہارا سب تمہارا بسکٹ تمہارا پلاسٹک کا کوئی اشیاء نہیں آئے گا لیکن آج کل کے ہمارے مجھے بڑی معزرت کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ home secretary صاحب بیٹھے ہیں انہوں نے کوئی تکلیف نہیں کی گزشتہ دنوں ایران کا ایک delegation آیا تھا اُس کے ساتھ کسی بھی chamber کے نمائندے کو کسی بھی expoter کو کسی کو بھی نہیں ملایا تھا اور ایران ایک من مانی کر رہا ہے ایران کیا کر رہا ہے وہ کہتا ہے تم میرے سبب اٹھاؤ کیونکہ گورنمنٹ آف پاکستان پلس گورنمنٹ آف بلوچستان اُس کے سامنے یہ نہیں کہتا ہے کہ جی آپ duty کیوں لگا رہے ہو چاول پر جبکہ میں سبب پر نہیں لگا رہا ہوں تو یہ چیزیں ہیں ان کو mind میں رکھنا پڑتا ہے۔ صوبے کا خیال رکھنا پڑھے گا اگر یہ ہاؤں صوبے کے زمینداروں کا صوبے کے باغ بانوں کا خیال نہیں رکھے گا تو جناب اسپیکر مستقبل قریب میں شاید ہم اور بھی آگے پہاڑوں پر چلے جائیں یا جیلوں چلے جائے یہ تو میں معزرت کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔ مجھے اس قرارداد کے اُس میں کوئی شق نہیں ہے ہم اس کی حمایت کرتے ہیں اور اس کو پاس کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ شکریہ آغا صاحب۔ تحریک التواء پر دو گھنٹے عام بحث ہے کوئی ارکان بات کرنا

چاہتا ہے تو اپنا نام بھیج دیں۔ سردار کھیر ان صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیر ان۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب،

جناب قائم مقام اسپیکر۔ اس کے بعد ہے تحریک التواء

سردار عبدالرحمن کھیر ان۔ نہیں میں تو اس میں بات کر رہا ہوں قرارداد پر بات کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ تحریک التواء میرے خیال میں اُس میں یہ جو کوٹہ ہے اسلام آباد میں۔

آغا لیاقت علی۔ قرارداد پر۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی، ہاں اس کے بعد ہے اگر کوئی بات کرنا چاہتا ہے نام ابھی بھیج دیں۔

سردار عبدالرحمن کھیزان۔ آغا صاحب میں اس پر بولنا چھارہا ہوں ایسا کر لیں سر جو تحریک التوا ہے وہ ہمارے حضرت اپوزیشن لیڈر سے start کر لینا باقی جو ساتھی پھر نام دینا چاہتے ہیں پھر نام لے لیں۔ شکر یہ جناب اسپیکر صاحب یہ جو مشترکہ قرارداد آئی ہے جان جمالی صاحب نے اس پر محرک کے طور پر بات کی ہے اور آغا صاحب نے بڑی اچھی باتیں کی۔ میں اپوزیشن کی طرف سے اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اس کے ساتھ ساتھ یہ تو انہوں نے شمالی کارونارویا ہم تو ہر چیز کارونارور ہے ہیں۔ اس صوبے کی بڑی بد قسمتی ہے جناب اسپیکر صاحب کہ جو ہماری نمائندگی کے لیے جاتے ہیں اسلام آباد میں میرا تو خیر بہت کم جانا ہوتا ہے اور بحیثیت MPA تو بھی چار پانچ مہینہ علاقے کا دورہ کیا تو اُس کے بعد تو میں جیل میں ہوں اسلام آباد کی وہ جو ایک بوٹی ہے آس پاس اُس کا خمار مجھے بہت زیادہ نہیں چھڑا ہے ہم جن کو ادھر بھجواتے ہیں یا جو ہوتے ہیں اسلام آباد میں وہ بوٹی کا اتنا خمار ہے کہ وہ اسلام آباد کے ہواؤں سے نہیں نکل سکتے میں اس میں mention کروں گا with due apologies جمالی صاحب سے ہمارے وزیر اعظم صاحب بنے تھے ظفر اللہ خان جمالی چاہیے تو یہ تھا اُن کو کہ وہ بلوچستان کے بارے میں پتہ نہیں بہت ساری چیزیں کرتے باختیار وزیر اعظم تھے لیکن وہ اب میں کیا کہوں کہ کس حد تک محدود رہے وہ ان کے رشتہ دار بھی جانتے ہیں ہم بھی جانتے ہیں۔ ہمارے زمیندار ہمارا ٹوٹل بلوچستان کا روزگار ہی یہ زمینداری ہے چند علاقے چھوڑ کے جیسے یہ بارڈر ایریا ہے چمن ہے یا تفتان ہے وہاں پر بھی جو حالت ہیں لوگوں کی کہ اگر چاہے کاپتی کا ایک کلک کوئی لے جاتا ہے ادھر سے یا ادھر سے اُس پر کیا کیا کسٹم اور پتہ نہیں FC اور کیا کیا کمالات ہیں، باقی زمینداری کی حالت یہ ہے کہ ابھی کسان پیکیج آیا ہے وزیر اعظم صاحب کا اُس میں ہمارے deputy commissioner صاحبان کو بھیجا گیا ہے کہ جی وہاں پر چاول اور کپاس کے against میں پانچ ہزار نی ایکڑ دیں گے اب جہاں پر بجلی نہیں ہے بجلی کا بحران ہے وہاں آپ پنجاب کے جیسے جمالی صاحب نے کہا مرے ہیں ہمارے تو ایکڑ ہے بلاک ہے سولہ ایکڑ کا اس طریقے سے پھر ہمارے قبائلی علاقوں میں ہم اُس کو جوڑا کہتے ہیں 18 ایکڑ کا 19 ایکڑ کا 110 ایکڑ کا وہ ایک بلاک ہوتا ہے۔ اب پانچ ہزار روپے آپ مطلب ہے اُس بلاک دیں گے 50 ہزار روپے بھی دے دیں شرط یہ ہے کہ وہاں پر شمالی ہوا اور کپاس ہو یا جو سیب ٹماٹر سبز مرچ اور یہ جو باقی سبزیات کاشت کرتے ہیں وہ تو گئے کام سے اب جو لوگ diesel پر ہے آپ اُس کا خرچہ نکال لیں کہ ایک بلاک کا خرچہ کتنا ہوگا اور اُس کو جو یہ اونٹ کے منہ میں زیرہ دے رہا ہے پرائم منسٹر کا پروگرام کاشت کاروں کا ہے اس پر بھی ہم گزارش کریں گے کہ اس پر نظر

ثانی کرے اور تمام زمینداروں کو دیں اس میں جو کوئی ٹماٹر کاشت کرتا ہے کوئی مرچ کاشت کرتا ہے اس قرارداد میں جیسے آغا صاحب نے فرمایا ہے ایک چھوٹی سی ترمیم ہم تجویز کریں گے ہماری فصلیں جب تیار ہوتی ہیں خاص کر یہ فروٹ کی اُس وقت پھر ایران سے انڈیا سے افغانستان سے وہی پھل آجاتے ہیں اور یہ ہمارے جو ہے نہ وہ فٹ پات پر وہ ریڑھیوں پر وہ نعرے لگا کہ اُس کی جو ہے نہ مارکیٹ وہ ریڑھی بن جاتی ہے اس کے بارے میں اس ایوان کی طرف سے ایک سفارش چلی جائے کہ اس کے لیے کوئی پالیسی دے دیں جیسے میں نے کہا تھا کہ ہمارے وہاں جو گئے وہ ہمارے تھے اُس بوٹی کے آس پاس جو درختوں کے نیچے اُگتی ہے وہ تو کوئی پالیسی نہیں بنا سکے اور قراردادوں کا ہمارا جو حشر ہوتا ہے میں پھر مثال دوں گا کہ وہ blue passport والی جو خالی ایک صفہ تبدیل کرنا ہے اُس کو میرا خیال دو سال ڈھائی سال سے ہم رونا رو رہے ہیں وہ بھی ایک صفہ اُوپر والا پاسپورٹ کا صفہ تبدیل نہیں ہوا ہے ہاں وہ cover جو ہے سبز سے نیلا تو باقی ان قراردادوں کی کیا حشر ہوگا کون سی ردی کی ٹوکری میں وہ ہمیں پتہ ہے۔ گزارش یہ ہے کہ ان کے لیے آغا صاحب بہتر سمجھتے ہیں جیمبر آف کامرس میں بھی پھر exporter بھی ہے اس میں ترمیم لائی جائے کہ ہمارے جو فروٹ اور سبزیاں ہیں اب خاص کر ہمارے علاقے جو لور لائی ہے ژوب ہے دُکھی ہے بارکھان ہے کوہلوں ہے ڈیرگٹی ہے یہ ہماری جو فصلات جاتی ہے پنجاب کو اُس وقت انڈیا سے import اتنی آجاتی ہیں کہ وہ جو ہمارا جو original خرچہ ہے وہ جو transport کا خرچہ ہے وہ فصل transport باقی زمیندار کو ملنا چاہیے وہ تو گیا جو transport کا خرچہ ہے یا کریٹ بناتے ہے یا بوری ہے وہ خرچہ بھی ہمارا نہیں نکلتا ہے تو اُس کے لیے مہربانی کر کے کوئی ایسا system مقرر ہو جس میں ہمارے زمینداروں کو کاشت کاروں کو تھوڑی سی boost ملیں تاکہ وہ دل لگا کہ اُسی پر کام کرے۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں۔ اب حالات یہ ہیں ہمارے علاقوں میں اگر آپ visit کریں صبح سے لے کر شام تک خواتین جو ہے نہ یہ ٹماٹر کوٹھی دے رہی ہیں یہ مرچ کے پودوں کو آبیاری کر رہی ہیں ان کی محنت ان کے عورتوں کی مردوں کی محنت کا تو کوئی سلالہ ہے ہی نہیں کچھ بھی نہیں ہے وہ جو اخراجات ہیں وہ ہمارے واپس ہو جائیں ہمارے لیے یہ بھی کافی ہے اُوپر سے پھر بجلی کا بحران ہے پوزیشن یہ ہے کہ میرے خیال سے دو چار گھنٹے اگر زمیندار کو بجلی قسمت والے کو اگر وہ بھی full voltage وہ علاقہ بڑا خوش قسمت ہوگا تو گزارش یہ ہے کہ ہمارے محرکہ صاحب نے کہا کہ شمالی کا 01 ہزار سو فیصد ہم اس کی حمایت کرتے ہیں ساتھ ساتھ اس میں ترمیم لاکے کہ جی بلوچستان کو تو پتہ نہیں کیا ملاہ تو آپ کے بھی سامنے ہے جناب اسپیکر صاحب ہمارے بھی سامنے

ہے کہ کیا مل رہا ہے کم از کم تھوڑا سا یہ کسان package جو جہاں prime minster صاحب جا رہے ہیں یہ دوسرے جا رہے ہیں ایک ایک جگہ پر کھڑے ہو کر 20/20 کروڑ 40/40 کروڑ روپے ایک چھوٹی جگہ پر بانٹ دیتے ہیں یہ قدغن جو لگی گئی ہے پانچ ہزار روپے فی ایکڑ دینگے وہ بھی صرف چاول اور کپاس پر تو ہمارے علاقوں میں اور جوان کی جمالی صاحب ان کی تو نہری علاقہ ہے وہاں پر شالی وغیرہ کا system ہے ہمارے تو وہاں تصور ہی نہیں ہے یہ شالی چاول اور ان چیزوں کپاس بھی چھوٹے پیمانے پر کاشت ہوتی ہے تو باقی فصلات جو ہے نہ یہ بار لاگائی گئی ہے کہ اس چیز کے لیے مخصوص وہ کم از کم قرارداد صورت میں چلا جائے کہ وہ بھی ہٹا دیں please اور جو ہمارے باغات ہیں فصلات ہیں ان کو اچھی ایک مارکیٹ دیں دے palice آجا ئے کہ جی اس rate سے نیچے کوئی وہ جو بیٹھے ہوتے ہے منڈی میں وہ اس rate سے نیچے purchase نہیں کریں گے تو کم از کم بلوچستان کو اتنا ساق حاصل ہونا چاہئے کہ اس کا زمیندار تو خوش حال ہو باقی اللہ خیر کرے گا ابھی اقتصادی راہدار کا ہمارے قائد حزب اختلاف اس پر point of order پر بولیں گے کہ ادھر گودار میں کیا ہوں اور کیا سلسلہ ہے اور کس طریقہ سے ہمیں اعتماد میں لیا گیا ہے وہ نہیں لیا گیا وہ ہمارے ساتھ ہمارے قائد یہ اس پر بحث کریں گے تو میری گزارش یہ ہے کہ اس قرارداد کی ہم حمایت کرتے ہیں اس ترمیم کے ساتھ کہ یہ پانچ ہزار وہ قدغن لایا گیا ہے یہ بھی تمام فصلات کے لیے جو بلوچستان کے حساب سے کاشت ہوتی ہے سب کو دیا جائے ایک بات اور دوسری یہ ہے کہ یہ جو ہمارے فروٹ وغیرہ جب تیار ہو کہ جب منڈی میں آنے کو تیار ہوتے ہیں اوپر سے ڈالہ باری ہو جاتی ہے import کی وہ کم از کم اس time میں روک جائیں یہ اس پر تھوڑا سا control ہونا چاہئے۔ thank you very match۔

قائم مقام اسپیکر۔ جی شکر یہ سردار صاحب جی جان محمد جمالی صاحب!

میر جان محمد خان جمالی۔ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اس قرارداد کو میری گزارش ہے کہ اس شکل میں رکھے ہیں لیکن ایک نئی قرارداد مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ سیکریٹری ایگریکلچر یہاں بیٹھے ہیں سینئر minster سن رہے ہیں کہ حکومت بلوچستان اور یہ house کے اراکین اکٹھے متفقہ طور پر ایگریکلچر security کی بھی یہاں قرارداد بھی اور palce کا بھی move کریں produce کا بھی پہلے قرارداد لے آئیں ایگریکلچر produce کی۔ حقیقت یہی ہے کہ بارکھان کی جب پیاز اور مرچ پہنچتی ہے پنجاب تو ان کو ضرورت ہی نہیں وہ واہگہ کے ذریعے سارے امرتسر سے اس طرف سے منگوا لیتے ہیں۔ آلو بھی آ رہا ہے ٹماٹر بھی آ رہا ہے تو ہمارے لوگ بدست ٹھیرے ہوئے ہیں اس طرح ہرنائی کی سبزی بھی زیادہ ہو جاتی ہے دوسرے بھی

چھوٹے جو سبزی growing areas ہے بلوچستان کے ان کے بھی اس طرح چیزیں زیادہ ہو جاتی ہے جو آغا لیاقت نے بات کی ہے سبب کشمش انگور کا مجھے نہیں پتہ ابھی تو یہاں چین کی ناشپاتی نظر آنے لگی ہے اس قدر ہار کا انار روہ ہمارا اور ان کا بیج جو سمجھ نہیں آتی packaging میں لکھا ہوتا ہے پاکستان افغانستان product جھنڈا بنایا ہے قدر ہار کے ڈبے پر دو ملکوں کو cover کیا ہے ہمارے پشتون لوگ بہت سمجھدار ہے اس معاملے تو میری گزارش یہ ہے کہ آغا لیاقت صاحب نے ابھی جو نکتہ اٹھایا ہے اس کو بھی مد نظر رکھے۔ ایگریکلچر products کو آغا لیاقت صاحب نے زرا security دینا ہے security دینا مطلب یہ نہیں ہے کہ local market صرف دینا ہے اس کو آپ ایران کو بھیجتے ہوئے بھی دینا پڑے گا ان کا اگر آپ سب ادھر سے لارہے ہو کشمش لارہے ہو تو وہ ان کو کہا جائے کہ آپ جب تک بلوچستان کا چاول نہیں لینگے ہم نہیں چھوڑیں گے ان لوگوں کو کیلا آپ کا لیتے ہیں کفو آپ کا لیتے ہیں سب پر ٹیکس ہے چاول آپ کے پنجاب سے منگوا کے لیجاینگے بلوچستان سے نہیں اٹھائیں گے اور شیلہ چاول کھاتے ہیں افغانستان میں بھی کھاتے ہیں اور ایران میں بھی کھاتے ہے جو یہاں پر produce ہوتا ہے تو آپ کو ایک بڑے مربوط قسم کی قرارداد لانی پڑینگے اور حکومت کو اقدامات بھی کرنے پڑینگے۔ security دینے کے لیے اپنے ایگریکلچر products internaly اور externaly اور insurance کرنے کے لیے بھی پیسے دینے پڑینگے یہ uinversities بہت تیزی سے بن رہی ہیں میڈیکل کالجز اور engeneering uinversity بہت تیزی سے بن رہے ہیں ابھی تک ان کو recognition نہیں ملی تسلیم ہی نہیں کیا گیا تو ادھر بیسہ لانے کے بجائے آپ اپنا ایگریکلچر insurance پر لانے کیے 75% بلوچستان اس سے مستفید ہوگا یہ کچھ فیصلہ کن باتیں کریں نہ NGO wisdom کو آپ اپنی جگہ رکھیں آپ practical wisdom پر آجائیں جہاں ثناء اللہ خان کو بھی easy مجھے بھی ہو مولانا اوسح کو بھی ہو آغا لیاقت کو بھی سردار کھیتراں کو بھی ہے ہم جب اپنا نام لے رہے ہیں ہمارے حلقوں کے لوگوں کو تو اس طرح بنانی پڑے گی باقی ادھر نشستاً برخواستاً کرتے رہے تو یہ آڑھائی سال پورے ہو گئے اگلے دو سال اس طرح چلے جائیں گے اللہ حافظ۔۔

قائم مقام اسپیکر۔ جی شکر یہ میر صاحب جی

پرنس احمد علی خان احمد زئی۔ point of order جناب اسپیکر صاحب نیشنل پارٹی کے ڈاکٹر یاسین

صاحب جو واقعہ ہوا ہے حادثہ کا تو میں چاہتا ہوں کہ تعزیت کے لیے فاتحہ خوانی کی جائے۔

قائم مقام اسپیکر۔ میرے خیال میں قرارداد کے بعد کریں یہ ابھی ہاں فرق نہیں پڑتا ہے ڈاکٹر صاحب پہلے دعا پڑھتے ہیں پھر آپ کو floor دینگے!

(دعاے مغفرت کی گئی)

قائم مقام اسپیکر۔ شکریہ ڈاکٹر حامد خان اچکزئی صاحب!

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی۔ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات)۔ بڑی مہربانی کہ آپ نے اس اہم موزوں پر اس اہم قرارداد پر بولنے کے مواقع دیا جہاں تک قرارداد کا تعلق ہے اس میں تو دوسری رائے ہو ہی نہیں سکتی آغا لیاقت نے تو اپنی طرف سے اور پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کی طرف سے اس کو support کیا ہے۔ میں جمالی صاحب کی بات کو آگے بڑھنا چاہتا ہوں ایک نئی قرارداد لیں آئیں قرارداد کی بجائے اگر house میں کوئی کم از کم دو گھنٹے کی بحث کے لیے مقرر کیا جائے صرف اور صرف ایگریکلچر کی ہماری کمی پوشی کی۔ ہمارے ضروریات تو یہ ہم request کریں گے ہم آپ سے وہ اس لیے کہ ستم ظریفی یہ ہے پتہ نہیں یہ government کی یہ 70 سالہ مداخلت ہے اس صوبے میں۔ یہ ہمارے کچھلی جو 65/70 سالہ government ہے ان کی بے بسی یہ نااہل ہیں کہ اس صوبے میں ہر چیز کی قیمت بڑھ رہی ہے سوائے ایگریکلچر product کے اور ہماری 80% economy ایگریکلچر پر based ہے تو انرجی کے نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے products کم ہو رہی ہے اور اس کی قیمت اس کے ساتھ کم ہو رہی ہیں اور یہ سندھ اور پنجاب میں ان کے products بڑھ رہی ہیں اور قیمتیں بھی بڑھ رہی ہیں تو there is some bad how it will be controlled انہوں نے اپنی places بنائی ہے اپنی export places کو raise کیا ہے اس کو وقتاً فوقتاً۔

نواب ثناء اللہ خان زہری۔ ڈاکٹر صاحب آپ میرے طرف ہاتھ سے میں آپ میں سے ہوں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی۔ مہربانی کہ آپ نے اس اہم قرارداد پر بولنے کا موقع دیا۔ جہاں تک قرارداد کا تعلق ہے اس میں تو دوسری رائے ہو نہیں سکتی۔ آغا لیاقت نے اپنے طرف سے اور پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کی طرف سے اس کو سپورٹ کیا ہے۔ میں جمالی صاحب کی بات کو آگے بڑھاتا ہوں کہ ایک نئی قرارداد لائی جائے قرارداد کی بجائے اگر ہاؤس میں کوئی کم از کم دو گھنٹے کی بحث کے لئے مقرر کیا جائے اور صرف اور صرف ایگریکلچر کے ہماری کمی بیشی اور اسکی پالیسی اور ہماری ضروریات تو یہ ہم request کریں گے آپ سے وہ اس لئے کہ ستم ظریفی یہ ہے پتہ نہیں یہ manipulated ہے یا سنٹرل گورنمنٹ کا 70 سالہ مداخلت ہے صوبے میں یا

ہمارا پچھل جو 75-70 سالہ گورنمنٹس ہیں ان کی بے بسی یا نااہلی ہے کہ اس صوبے میں ہر چیز کی قیمت کی بڑھ رہی ہے سوائے ایگریکلچر Product اور ہماری اکانومی %80 ایگریکلچر پر ہے۔ تو ہمارے products sustained drought global change of climate اور انرجی کے نہ ہونے کے وجہ سے ہمارے Produce کم ہو رہی ہیں۔ اور اس کے ساتھ اس کی قیمت بھی کم ہو رہی ہے۔ اور یہ پالیسی سندھ اور پنجاب میں ان کے products بڑھ رہے ہیں قیمتیں بھی بڑھ رہی ہیں۔ Their is some body who is controlling it انہوں نے اپنی پالیسی بنائی ہے۔ اپنے Export policy کو revise کیا ہے اُس کو وقتاً فوقتاً۔۔۔ میرا راد فیڈرل گورنمنٹ یہ 60 سالہ تو میں آپ کو اپنا ساتھی سمجھتا ہوں صوبے میں Produce کم ہو رہی ہیں۔ قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ اور sir تو اس پہ دیکھا جائے ایک زمانہ تھا جناب اسپیکر بدنام ہے کہ جیو پنجاب پنجاب یہاں جب مالٹے کوٹہ میں آجاتے تھے اُس کا زمیندار تھا وہ چھپ جاتا تھا۔ وہ مالٹے کے ٹرک کا کرایہ نہیں دے سکتا تھا۔ ابھی اُس کی قیمت کم از کم %1000 بڑھ گئی ہے اسکی ایکسپورٹ ہے اس کی کوالٹی ٹھیک ہے۔ یہی حال آم کا ہے کہ produce بڑھ رہی ہے لیکن قیمت کم نہیں ہو رہی ہے یہ اچھی بات ہے۔ تو ہم بجائے اس کے کہ مرکز اور فلاں فلاں مل بیٹھ کر اپنے پالیسی میں Agricultural expert نہیں ہوں۔ ایگریکلچر سیکرٹری بھی بیٹھے ہیں اور ممبران بھی بیٹھے ہیں۔ یہ بارڈر پہ ہمارے products کا ٹائم ہو جاتا ہے تو china سے بھی آ جاتا ہے اور ایران سے بھی آ جاتا ہے۔ ہمارے products پر یہ excuse کرتے ہیں کہ جی ایران نے اُس پر ٹیکس بڑھایا ہے۔ تو بھائی ہم کیوں نہیں بڑھا سکتے ہیں۔ ہم اس چیز میں کم از کم یکسانیت تو ہو کہ بھئی وہ بڑھا رہے ہیں ہمارے اُس کی قیمت کم ہو اور ہم اپنے produce زمیندار کو کم کرے تو یہ sustained drought بڑھا رہے ہیں۔ زیر زمین پانی نکال کے اپنے ایگریکلچر products کو بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں اُس کیلئے انرجی کی ضرورت ہے تو ابھی خُدا خُدا کر کے ہم نے واپڈ اولوں سے آٹھ گھنٹے بجلی کی شورٹٹی لی ہے۔ تو بار بار لیتے ہیں تو آٹھ گھنٹے کے بجائے ہمیں ساڑھے چار، پانچ گھنٹے مل جاتی ہے تو یہ تمام فیکٹریز ہمارے زمیندار کے خلاف ہیں تو اس کیلئے expert بیٹھے ہیں پالیسی بنائے اور ایسا پالیسی بنائے تاکہ ہمارے زمیندار کو کم از کم کچھ ملے اور ہم گورنمنٹ میں ہیں۔ کولیشن گورنمنٹ نیشنل پارٹی، پشتونخوا ملی عوامی پارٹی، مسلم لیگ نواز بھی تو جب کسان کے لئے چیک ہو سکتا ہے۔ جناب اسپیکر میں بات کر رہا تھا۔ اُس میں تو پنجاب۔ اس لئے کسان چیک کیا یہاں کسان نہیں ہیں؟ بے شک یہاں کسان اُن کو نظر نہیں آتے زمیندار تو نظر آتا ہے۔ ہمارے لئے کوئی زمیندار چیک

رکھتے زمیندار کیلئے کوئی وہ ہو۔ بڑے خوش قسمت بختو نخوا بینک ہے۔ سندھ بینک ہے، پنجاب بینک ہے وہ اپنے زمینداروں کو بڑے کم profit اپنے قرضے دیتے ہیں۔ اپنے زمینداروں کا ایک سسٹم انہوں نے بنایا ہے۔ Cooperative bank ہے پنجاب میں وہ 90ء کی دہائی میں کم از کم پانچ بلین قرضے دیا کرتے تھے سالانہ ابھی وہ پندرہ، بیس بلین تک پہنچ گئے ہیں۔ تو ہمیں بھی ابھی بجائے اس کے کہ مرکز نے یہ کیا فلاں نے یہ کیا ہم بھی مل بیٹھ کے تمام اُن Factors کو activate کرے۔ جو ہمارے economic کو boost دے سکے مہربانی

جناب قائم مقام اسپیکر۔ شکریہ ڈاکٹر صاحب۔

حاجی خان محمد لڑھی۔ جان محمد صاحب نے اس قرارداد کہ بارہ ایکڑ اس کا اصول وزیراعظم صاحب کا جو پیکیج ہے اُس کو آسان بنایا جائے تاکہ بلوچستان میں تقریباً 16 ایکڑ کے حساب سے ہوز زمینداروں کا اکثر جو کھاتے بنے ہوئے وہ 16 ایکڑ کے حساب سے وہی یہ جو مہر بہ کے حساب سے جو بن رہے ہیں اس پہ اُن کو کافی تکلیف ہو رہی ہیں۔ دوسرا یہ سپورٹ زیادہ پنجاب اور سندھ کے نسبت ہمیں بلوچستان کو دیا جائے کیونکہ گنے چاول، گندم اور روئی پر سبسائیڈی دیا جاتا ہے۔ اور اسکے علاوہ ہمارے input فرض کریں اُن کے ہاں یوریا ان کو قریب سے خریدنا پڑتا ہے۔ یہاں پر ان کی قیمت بھی بڑھ جاتی ہے۔ ان پر مہربانی کر کے کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ شکریہ حاجی صاحب۔ جی نواب صاحب۔

نواب ثناء اللہ خان زہری۔ thank you Mr. Speaker میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے دوستوں جو مشترکہ قرارداد لایا شمالی کے حوالے سے اس کیلئے کل ہمارے سردار صاحب نے اور ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اس میں ترمیم کیا جائے۔ چونکہ میں بھی وہاں چھوٹا موٹا زمیندار ہوں جان صاحب کو اور میر صاحب کو پتہ ہے۔ چھوٹا سا زمیندار ہوں۔ تو اس میں واقعی زیادتی وہاں پہ جو ایک ہزار سے کم کر کے 750 پر لے آئے ہیں۔ جس طرح سے ہمارے لوگ وہاں نائب صاحبان ہیں وہ بھی روتے رہتے ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ جب ہم سے حساب لینے جاتے ہیں تو پھر وہ اُلٹا سب چیز ہمارے گلے ڈال دیتے ہیں اور ہمیں جو ہے قرضدار کر دیتے ہیں اور اُدھار میں ڈالتے دیتے ہیں کہ جی اتنے میں ہمیں نقصان ہو گیا ہے۔ تو ہمیں ان کی نیت پر بھی شک نہیں ہونا چاہئے تو میں سمجھتا ہوں باقی جو ہمارے دوست سردار کھیتز ان نے کہا ڈاکٹر صاحب نے کہا چونکہ ہم پھر ادھر سے اُس طرف تو بارانی ہے اس طرف نہری علاقے زمیندار ہیں پھر اس طرف ہمارے ٹیوب ویلوں کا سسٹم ہیں باغات ہیں۔ ہمارے قلات سے جو نیچے کا علاقہ ہے۔ خصوصاً زیارت اور قلات کا سبب بہت مشہور ہے۔ تو اس پر ڈاکٹر

صاحب ہم تینوں پارٹیوں کا جو ہمارا کولیشن ہیں اور حزب اختلاف سے ہمارے جو دوست اُس میں آنا چاہتے ہیں تو ایک مشترکہ قرارداد لے آتے ہیں۔ پھر اُس کو پاس کرینگے کیونکہ اگر اس پر ہم جائینگے۔ اس پر اگر ہم دوبارہ ترمیم کرنے کی طرف جائینگے پھر از سر نو شروع سے وہ کرنا ہوگا۔ تو آپ لوگوں سے request یہ ہے کہ اسکونی الحال پاس ہونے دیں اس کے بعد نئی قرارداد لے آئینگے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ شکر یہ جناب ثناء اللہ زہری صاحب۔

آیا مشترکہ قرارداد نمبر 57 کو منظور کی جائے؟ مشترکہ قرارداد نمبر 57 منظور ہوا۔

وزیر جنگلات و جنگلی حیات بلوچستان تحفظ جنگلات و جنگلی حیات (حفاظت، بچاؤ، انتظام و انصرام) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2015) کے متعلق تحریک پیش کریں۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ تعلیم۔ میں مشیر تعلیم، مشیر جنگلات و جنگلی حیات کے جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان تحفظ جنگلات و جنگلی حیات (حفاظت، بچاؤ، انتظام و انصرام) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2015) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان تحفظ جنگلات و جنگلی حیات (حفاظت، بچاؤ، انتظام و انصرام) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2015) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔ (تحریک منظور ہوئی) بلوچستان تحفظ جنگلات و جنگلی حیات (حفاظت، بچاؤ، انتظام و انصرام) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2015) کو فی الفور غور لایا جاتا ہے۔

وزیر جنگلات و جنگلی حیات بلوچستان تحفظ جنگلات و جنگلی حیات (حفاظت، بچاؤ، انتظام و انصرام) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2015) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے محکمہ تعلیم۔ میں مشیر تعلیم، مشیر جنگلات و جنگلی حیات کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان تحفظ جنگلات و جنگلی حیات (حفاظت، بچاؤ، انتظام و انصرام) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2015) کو منظور کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان تحفظ جنگلات و جنگلی حیات (حفاظت، بچاؤ، انتظام و انصرام) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2015) کو منظور کیا جائے۔ (تحریک منظور ہوئی)

سر دار عبدالرحمن کھیتراں۔ جناب اسپیکر میں آپ سے رہنمائی لوں گا کہ یہ کمیٹی سے ہو کر آیا ہے۔ اسمبلی کی جو قائمہ

کمیٹیز ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ اسمبلی نے اس کو متعلقہ کمیٹی سے پچھلے اجلاس میں مستثنیٰ قرار دیا تھا۔ سردار عبدالرحمن کھیزان۔ میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ ہمیں قانون کے اس پر اعتراض نہیں۔ خاص کر میں اپنے علاقے کے نشاندہی کرونگا کہ وہاں پر جنگلات کی بے انتہا کٹائی ہو رہی ہے۔ کرتے کیا کہ یہاں سے وہاں تو ہم نے اپنی طور پر ذاتی پابندی لگائی ہوئی ہے کہ لکڑی کی کٹائی پر پابندی ہیں۔ لیکن چور راستوں سے بیواٹا بارڈر پر ہمارے بزدار صاحب بیٹھے ہوئے بہت اچھے قابل سیکرٹری ہے۔ میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اس وقت تو وہ اٹھا کے وہ تو ایگریکلچر سے ہے ان کو علم ہے میرے علاقے سے ان کا تعلق ہے۔ پنجاب کے مطلب دس فٹ اُس طرف رکھ کر اُس کو بیچ رہے ہیں۔ تو اس میں خاص کر چند درخت ہیں جن کو سو سو سال لگ جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ آپ چاہتے کیا ہے۔ اس کو پاس نہیں کرنا ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیزان۔ میں یہی چاہتا تھا اس کو پہلے کمیٹی کے پاس جانا چاہئے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ آپ نے خود اس ہاؤس نے اس کو کمیٹی سے exempt قرار دیا تھا۔

سردار عبدالرحمن کھیزان۔ شاید پھر میں ہاؤس میں نہیں تھا۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ ابھی تو پاس ہو رہا ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیزان۔ پاس کرے میں نے کہا کہ اگر کمیٹی کے پاس نہیں گیا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ نہیں ہاؤس نے اُس کو کمیٹی سے exempt قرار دیا ہے۔ شکر یہ سردار صاحب۔

پرنس احمد علی۔ مجھے صرف یہ نکتہ یہاں پہ کرنا ہے کہ protection, preservation,

coservation کیلئے تقریباً بلوچستان کی recommendation کی گئی ہے کہ 9000

ایکڑ جو ہے وہ national interest کے لئے پارکس کو دی جائے گی تحفظ کیلئے تو ظاہر ہے کہ

9000 ایکڑ ایک بہت بڑا ایریا ہے جو بلوچستان کا اس میں involve ہے تو کہاں کہاں سے کونسے

ڈسٹرکٹ کے ایریا اُس میں شامل ہونگے تاکہ 9000 کا ہم بھی اعتماد میں ہو کہ ممبران کے کون کونسے جگہ سے یہ

پاکٹس اس میں indecate ہے۔ کیونکہ نیشنل انٹرسٹ کا ذکر ہے اس میں بالکل National interest

پہ سب کو اعتراض نہیں ہے کہ National interest کے لئے چیز ہو رہی ہے۔ لیکن یہ کہاں کہاں سے کون

کونسی جگہ سے کیونکہ 9000 ایکڑ ایک بڑی وسیع جگہ ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ میرے خیال میں نیشنل پارک کے لئے لیا گیا ہے۔ اُس میں گوادر، لسبیلہ اور آواران

بھی آئے گا۔

پرنس احمد علی - جی ہاں۔ مطلب اُس کا ذرا سا اگر کوئی بریف ہمیں مل جائے۔ اس چیز کے سلسلے میں کہ کہاں کہاں کیونکہ لوکل لوگوں کی بھی کچھ زمینیں ہیں جن کے معاملات چل رہے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ میرے خیال میں سنٹرل سے لیا جا رہا ہے۔ اس میں ہے لوگوں کی ہیں زمینیں۔

پرنس احمد علی۔ جی ہے wildlife کے اندر۔ مطلب ابھی ہے تو صحیح کافی چیزیں ہیں معاملات۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جہاں پر ضرورت ہوگی گورنمنٹ وہاں الاٹ کر سکتی ہے۔ تو اس کے حوالے سے یہ بل ہے۔ اگر کہتے ہیں تو اس کو آگے بڑھاتے ہیں۔

تحریک پیش ہوئی آیا بلوچستان تحفظ جنگلات و جنگلی حیات (حفاظت بچاؤ انتظام و انصرام) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2015) کو منظور کیا جائے؟ (تحریک منظور ہوئی)

بلوچستان تحفظ جنگلات و جنگلی حیات (حفاظت بچاؤ انتظام و انصرام) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 26 مصدرہ 2015) کو منظور کیا جاتا ہے۔

مورخہ 12 نومبر 2015 کے اجلاس میں باضابطہ شدہ تحریک التوا نمبر 2 پر دو گھنٹے عام بحث۔ مولانا واسع صاحب نہیں ہیں۔ جی زمرک خان صاحب۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر میں صرف آپ کا آدھا منٹ لوں گا۔ پچھلے سیشن میں یہ شکایت ہوئی کہ جی ہمیں اسمبلی کی کارروائی دیر سے ملی تو ہم لوگوں نے شکایت کی کہ جلدی پہنچے اس دفعہ ترقی یہ ہوئی کہ ملی ہی نہیں۔ اس دفعہ ملی نہیں ٹیلیفون کر کے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ کیا نہیں ملی؟

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی۔ اسمبلی کی کارروائی نہیں ملی۔ اور ہمیں ادھر موقع ملا اس کو دیکھنے کا۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ ایک page تھا میرے خیال راستے میں گم ہو گیا ہوگا۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی۔ سب کا گم ہو گیا۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ شکریہ بھیج دیا ہے میرے خیال میں سب کے ایڈریس پہ ان کے آفس بھیج دیے شاید آپ لوگوں کے آفس بند ہونگے۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی۔ بارش میں اور سردی میں نہیں نکلتا پڑتا ہے شاید وہ بھی ایک factor ہوگا آدمی کچھ محنت کرے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جہاں جہاں کارروائی پہنچائی جاتی ہے وہاں وصول کنندہ سے باقاعدہ اس کا sign بھی لیا جائے۔ سیکرٹری صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے پہنچا دیا۔

آغا سید لیاقت علی۔ پچھلے اجلاس میں کورم ٹوٹ گیا تھا پھر آپ نے کورم کیلئے گھنٹیاں بجانے کا حکم دیا۔ میرے اس سلسلے میں ایک گزارش ہے کہ اگر treasury benches کا کوئی شخص حاضری لگائے اور تقریر کر کے چلے جائے تو اُس کی غیر حاضری لگائے یہ میری گزارش ہے۔ دوسری یہ ہے کہ حزب اختلاف جو کچھ کہتا ہے ہم بہ سرچشم اُن کا right ہے لیکن کم سے کم جو کچھ وہ کہتے ہیں اُس کا جواب بھی سُن لے۔ اُس کیلئے بیٹھا کرے میری ان سے گزارش ہے۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی۔ اپوزیشن سے یہ request ہے کہ بے شک وہ اُن کا حق ہے۔ لیکن اگر کوئی ضروری چیز پاس ہو رہی ہو اور اُن لوگوں کو پسند نہ ہو یا رائے شماری کیلئے ہو۔ اس ایک سیشن پر لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں۔ کم از کم اُن کے لئے ہیں مرضی کے خلاف نہ ہو یا اس پر رائے شماری کی ضرورت نہ ہو۔ ان چیزوں پر ہاؤس کو چلنے دے بجائے اس کے کورم point out کر کے ابھی یہ دو گھنٹے۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ ڈاکٹر صاحب میرے خیال میں سرکاری کارروائی ہے اس میں گورنمنٹ کو کورم پورا کرنا ہے۔ اپوزیشن کی ذمہ داری نہیں وہ اگر بیٹھیں ان کی مہربانی ہے نہیں بیٹھیں ہم اُن کو کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں۔ ڈاکٹر حامد خان اچکزئی۔ اس ہاؤس کو چلنا چاہئے ابھی یہ دو گھنٹے کی کارروائی جو ہم آج کرینگے یہ اُس وقت کر لیا ہوتا۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکر یہ ڈاکٹر صاحب۔ جی محترمہ۔

محترمہ شاہدہ رؤف۔ جناب اسپیکر۔ کورم کی نشاندہی میں نے کی تھی۔ کورم کی نشاندہی کرنے کا مقصد یہ ہرگز نہیں تھا کہ اگر کوئی کارروائی ہو رہی ہے تو اس کو ہماری پسند کی نہیں ہے یا ہمیں بالکل احساس ہے کہ بلوچستان کے لوگوں کیلئے جنہوں نے ہمیں elect کر کے بھیجا ہے جنہوں نے اپنے مسائل کوئی آواز اٹھانے کیلئے ہمیں یہاں بھیجا ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ اس دن بھی میں نے بڑی respect سے کہا تھا اور آج بھی کہہ رہی ہوں کہ چیزیں جو قانونی طریقے سے ہوگی وہ rules & regulation چاہے وہ اسمبلی کے ہو چاہے وہ پاکستان کے آئین میں ہے۔ بنانے والے ہم اگر آپ کا ہاؤس کورم ہی پورا نہیں رکھتا اور ایک چیز کے اوپر impose کر دیتے ہیں ٹپ لگا دیتے ہیں تو مجھے بتائیں کہ legaly اس کی کیا value رہ جاتی ہے۔ last day بھی نہ مجھے اس قرارداد سے اس تحریک سے کوئی problem تھی نہ ہماری اپوزیشن کو کوئی

problem تھی وہ ہم بالکل اس کے حق میں تھے ہم نے اس پر debate بھی کیے اس کو approve بھی ہونا چاہیے تھا لیکن بات یہ ہے کہ کمزوری کہاں پر تھی اس کو point out کرنا اس لئے ضروری تھا کہ جب آپ لیگل یا قانون کے point of view سے دیکھتے ہیں تو آپ کو یہ ماننا چاہیے کہ ایک سترہ ممبر آپ کے کورم کیلئے ضروری ہے اگر آپ سترہ ممبرز کے بغیر ایک چیز اپرو کر کے اپنے طور پر بھیج رہے ہیں آج میں وہاں نہیں اٹھتی تو آپ کا یہ اتنا میڈیا یہاں پر بیٹھا ہوا ہے کل کو اگر یہ دیکھتا ہے کہ بلوچستان اسمبلی چار ممبرز کے ساتھ ایک چیز approve کر کے فیڈرل میں بھیجتی ہے تو یہاں تو 65 ممبرز کی کوئی نہیں سن رہا ہوتا فیڈرل میں آپ کے چار ممبر کی کیا یہ لیگلی بات ٹھیک ہے تو یہ بات ہرگز نہیں ہے کہ ہمیں گورنمنٹ کی کسی چیز سے یا بلوچستان کے کسی مسئلے سے اس کا ادراک نہیں ہے problem یہ تھی کہ legaly اس کو کرنا ضروری تھا۔ اور یہ اس لئے ضروری تھا کہ گورنمنٹ کے جو لوگ ہیں وہ اس کے پابند ہو جائیں۔

جناب اسپیکر۔ شکر یہ شاہد روف صاحبہ۔ میرے خیال میں کارروائی کو آگے بڑھاتے

ہیں۔ جی نواب صاحب۔

نواب ثناء اللہ زہری (سینئر منسٹر)۔ جناب اسپیکر میں ذرا اسمیں تھوڑا وضاحت کر دوں۔ جس طرح جی بی نے کہا کہ انہوں نے ہمیں شاید تکلیف ہوئی ہے آپ کے جو کورم پورا کرنے پر۔ ہمیں کوئی بلکل تکلیف نہیں ہوئی ہے جی بی۔ آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ وہاں پر اپوزیشن بیچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور میں تو یہ کہوں گا کہ ہمارے جو treasury benches کے دوست ہیں جب ہماری کورم پورا نہیں ہوتا ہے تو ہمارے treasury benches کو بھی اس کی نشاندہی کرنی چاہیے اور بہت دفعہ ہم نے کی ہے ہمارے دوستوں نے اٹھ کے اس کی نشاندہی کی ہے اور جس طرح آپ نے فرمایا کہ اگر آپ نہ کہتے تو میڈیا یہاں پر بیٹھی ہوئی ہے میڈیا بھی کہہ سکتے ہیں کہ جی کورم کے بغیر جو ہے ہم جو قرارداد ہے وہ پاس کر رہے ہیں جیسے آپ نے کہا کہ ہم 65 ممبران ہیں۔ ان کی موجودگی میں جو ہمارے قرارداد جاتے ہیں ان کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہوتی ہے۔ تو ہمیں کوئی وہ نہیں ہے آپ نے اچھی بات کہی ہے۔ ہم یہاں پر آئے ہیں قانون اس کیلئے قانون کے تحت۔ اور اس august house میں جب ہم بیٹھے ہیں تو ہمیں بالکل قانون کا احترام کرنا ہوگا اور اگر ہم قانون کے بغیر ہی جو ہے معاملات کو چلاتے رہیں گے۔ تو میرے خیال یہ پھر ہماری جو بلوچستان کیلئے اور بلوچستان کے عوام کیلئے اور بلوچستان کے جو منتخب نمائندے ہیں ان کیلئے بہتر نہیں ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ جب بھی کورم ہمارا پورا نہ ہو آپ لوگ اس کی نشاندہی کریں۔ اور ہم اپنے دوستوں سے جو treasury benches پر ہے ان

سے بھی request کرونگا کہ جب بھی ہمارا کورم پورا نہ ہو کیونکہ ہم آگے بیٹھے ہوئے ہیں میں تو ہر وقت اس طرف اس طرف دیکھتا رہتا ہوں اور اپنے دل میں گنتا رہتا ہوں کہ کتنے ہیں کتنے نہیں ہیں لیکن یہ ہے کہ آپ سامنے بیٹھی ہوئی ہے تو آپ ذرا صحیح طریقے سے دیکھ سکتی ہیں تو ہم آپ کے عمل کو اپریٹھ کرتے ہیں۔ تھینک یو۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکریہ۔ جی اسی حوالے سے۔ میرے خیال میں ہو گیا۔ ابھی کارروائی کو آگے بڑھاتے ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھٹیران۔ اگر مجھے فلور دیدیں please۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں نواب صاحب کا کہ انہوں نے بڑی مثبت بات کی۔ اور ہمارے ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ جی وہ اپوزیشن کی طرف سے۔ ابھی اس وقت بھی میرا خیال ہے اس وقت جو آپ کی پوزیشن ہے نہ فلور کی ہم اپوزیشن کی وجہ سے کورم پورا ہے other wise تو تیرہ چودہ ساتھی ہیں لیکن قانونا treasury benches کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنا کورم پورا کرے۔ اپوزیشن کا کام ہم مثبت اس پر تنقید کرنا جو قانون سازی یہ اچھی لائیں گے ہم ان کا ساتھ دینگے۔ جہاں پر یہ ڈنڈی ماریں گے تو ہم مخالفت ضرور کریں گے۔ ابھی بھی اس وقت بھی ان کو شکر گزار ہونا چاہیے۔ یہ اپوزیشن کے ہم تین چار ساتھی بیٹھے ہیں اس کی وجہ سے کورم پورا ہے اگر ایک بھی ساتھی نکل جائے تو میرے خیال پھر کورم ٹوٹا ہوا ہے لیکن میں نشاندہی نہیں کر رہا ہوں میں چلانا چاہتا ہوں

جناب اسپیکر۔ جی شکریہ سردار کھٹیران صاحب۔ انجینئر زمر خان صاحب تحریک التواء پر۔ انجینئر زمر خان اچکزئی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ جناب پرسوں جو ہم نے تحریک التواء پیش کی تھی۔ وہ تھی کہ 60 فیڈرل میں جعلی ڈومسائل کے ذریعے جو ہے نوکریاں دی گئی ہے اس میں تو میں ایک گلہ ہمارے وفاق سے بھی ہوگی اور ساتھ ساتھ ہم اپنے صوبے کے ان آفیسران کے خلاف بھی کچھ بولوں گا۔ جنہوں نے اس میں عنوال تھے اور انہوں نے سرٹیفکٹ issue کیے تھے وفاق سے یہی ہمارا گلہ ہے ہم ہمیشہ کہتے ہیں کہ وفاق ہمارے مطالبات ہمارے جو مسائل ہیں ہمارے جو مشکلات ہیں ان کو حل نہیں کرتے ہیں اور ہمارا ایک پسماندہ صوبہ ہے جناب اسپیکر اور اس طرح اگر آپ پسماندہ رکھتے ہوئے بھی تو ہمارے صوبے میں محرومیاں اور زیادہ ہوتی چلی جائیگی اور ایک جو یہ مسئلہ ہے بہت اہم مسئلہ ہے میں اس دن بھی کہا کہ ایک ہا کسا مطلب لائٹ لے لیں کہتے ہیں جی چلو 60% پر نوکریاں ہیں کچھ ایسی بڑی بات نہیں ہے لیکن اگر ہم اس کو سیریس لیں۔ حقیقت میں ایک بہت بڑا مسئلہ ہے کہ ہمارے جو روزگار ہم جو یہاں تعلیم

حاصل کرتے ہیں جس پر زور ہم دیتے ہیں۔ کہ جی یونیورسٹیاں ہو کالجز ہو اور ہم وہ طالب علم جو فارغ ہوتے ہیں ڈگریاں لے کے نوکریوں کیلئے تھگ دود کر کے ہوئے اس کو بھی نوکری نہیں ملتی ہے اور ایک ایسے آدمیوں کو ایسے لوگوں کو ملتی ہے جو جعلی ڈومسائل بنا کے بلوچستان کے نام پر پنجاب میں فیڈرل میں اور کے پی کے اور سندھ میں نوکریاں دیتے ہیں تو یہ ظلم ہے بلوچستان کے ساتھ اسمیں میں اتنا کہوں۔ یہاں نواب صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے لاء منسٹر ہے بھی نہیں۔ کچھ جو ہمارے یہاں پر معزز ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں میں تجویز دوں گا ساتھ اور یہ باتیں بھی کروں گا کیونکہ اسی دن بھی بات کی ان ڈپٹی کمشنر کے خلاف اور جن آفیسروں نے چاہیے وہ اسٹنٹ کمشنر ہو چاہیے ڈپٹی کمشنر ہو چاہیے کمشنر ہو جو ذمہ دار افراد ہے جو responsible ہے ڈسٹرکٹ level پر انہوں نے اگر یہ کارروائی کی تو ان کی خلاف کارروائی کرے اور وہ لوگ جو ڈسٹرکٹ میں بیٹھے کے ہمارے ملک اور خان اور سردار جو یہ دستخط دیتے ہیں کمیٹی کے ذریعے اور ان لوگوں کو ڈومسائل بناتے ہیں اور ہمارے بچوں کا ہمارے مستقبل کے حق پر ڈاکہ ڈالتے ہیں تو ان کے خلاف بھی کارروائی ہونی چاہیے۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ ہمارے جو منسٹر صاحب نہیں ہے ہمارے سیکرٹری درانی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان کو بھی ہماری ایک گزارش ہوگی کہ کم از کم آپ کا پورا ایک سیٹ اپ ہے پورے بلوچستان میں بلکہ ٹوٹل جو ہے یہ جتنے law enforcement agencies کے نمائندے بیٹھے ہوتے ہیں ڈسٹرکٹ لیول پر وہ under the supervision ہوم ڈیپارٹمنٹ کام کرتے ہیں۔ ہمارے اسٹنٹ کمشنر ہمارے ڈپٹی کمشنر ہو۔ وہ بھی ان کے under جو ہے کام کرتے ہیں ان کو کم از کم یہ بتایا جائے اور ان سے پوچھا جائے کہ کس ڈسٹرکٹ میں اس طرح کے بے قاعدگی ہوئی ہے اور کن کن لوگوں نے کن کن خانوں نے سربراہوں نے قبیلے کے کمیٹیوں نے یہ دخل کیے ہیں کیونکہ ڈپٹی کمشنر بھی میرے سے اسٹنٹ کمشنر جو اس وقت پر دستخط کرتے ہیں جب وہ کمیٹی سے ہو کے آجاتے ہیں جناب اسپیکر صاحب اس میں ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور یہ صرف یہاں میرے خیال سے فیڈرل تک نہیں ہوگا اگر آپ دیکھ لیں تو یہ بلوچستان میں بھی اگر ہمیں پتہ نہیں ہے تو بہت سے جعلی ڈومسائل پر یہاں نوکریاں دی گئی ہیں۔ ہمارے صوبائی لیول پر بھی۔ اگر اس پر غور کرے کہ یہ جو ہے اگر 60% وفاق میں ہوئی ہے تو اگر صوبے میں جو ابھی تک ہم نے چھان بین نہیں کیا تو یہاں پر کتنے ہونگے یہاں بھی بہت سے ہونگے۔ ہمارا ایک پسماندہ صوبہ ہے جو خدا کی فضل سے ہم تو قدرتی خزانے سے مالا مال ہے لیکن پاکستان میں رہتے ہوئے ہمارا سب سے غریب صوبہ ہے سب کچھ ہے ہمارے پاس اگر آج ہمارے صوبے کو وہ جو ساحل وسائل کہ ہم بات کرتے ہیں اٹھارویں ترمیم کے تحت وہ دیا جائے جو ہماری صوبائی خود مختیاری ہے جتنا ہمارا حق بنتا ہے وہ بھی دیا جائے۔ اگر اس

کے 50percent بھی دیا جائے تو میں تو کہتا ہوں کہ بلوچستان ایک ایسا صوبہ بنے گا جو ہم امارات جو ہے ہمارے دبئی ابوظہبی کو بھی بھول جائیں گے ہمارے صرف ریکوڈک جو ہے ہمارے صرف جو گوادری ہے ہمارا جوگیس ہے ہمارے یہاں پر یورونیم بھی نکلتا ہے کرومائیٹ ان چیزوں کو چھوڑو کونسا جو قدرتی خزانہ جو ہے اللہ نے بخشا ہے اس پر کس کا حق ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی جا رہا ہے مزاحمتیں بھی جاری ہے تو یہ کس طرح ہم اپنے صوبے کو ترقی دے سکیں گے ہم یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں یہی ہماری کوشش ہوگی کہ ایک اچھا مستقبل دے سکیں ہم صوبے کی عوام کو اچھا ہے وہ وفاق کے ساتھ ہو چاہیے ہماری یہاں بیورو کریسی جو ہمارے بلوچستان میں رہتے ہوئے بھی ہمارے بلوچ پشتون اور یہاں سیٹلر کے ان لوگوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے جو غریب ہے جو یتیم ہے جو ان کی پہنچ وہاں تک نہیں ہے جو منسٹر تک پہنچ سکے جو سیکرٹری لیول تک پہنچ سکے تو ان کی خدمت کون کریگا تو ہماری ذمہ داری یہ ہمارے ممبروں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اپنے اس بچوں کے اور ان عوام کی آواز اسمبلی تک پہنچائے اور فیڈرل تک پہنچائے اور ہماری پہنچ یہاں صوبائی اسمبلی تک ہے ہم اس فلور پر اپنی عوام کی آواز اٹھا سکتے ہیں اور یہی آواز آپ کے through ہمارے جو وزیر اعلیٰ صاحب ہیں ہمارے پارلیمانی لیڈرز ہیں ہمارے جتنے دوست بیٹھے ہوئے ہیں ان کی توسط سے ہم وفاق تک پہنچا سکتے ہیں ہمارے نمائندے وہاں بیٹھے ہوئے ہیں ہم ان کیلئے جو ہماری کمیٹی کی رپورٹ ہے functional کمیٹی نے یہ رپورٹ دی ہوئی ہے ہمارا جو چیئرمین ہے وہ یہاں نیشنل پارٹی کا سربراہ ہے حاصل بزنس صاحب انہوں نے اس پر بات کی ہے تو اس طرح اگر ہمارے نمائندے جو وہاں ہماری نمائندگی کر رہے ہیں سینیٹ میں قومی اسمبلی میں ہماری یہی توقع ہے کہ وہاں ان کو ہم نے ہی بھیجا ہے ہم کو عوام نے منتخب کیا ہم نے سینیٹ کو منتخب کیا اور قومی اسمبلی کے ممبر بھی ڈاکٹر کٹ منتخب ہو کے وہاں پر گئے ہوئے ہیں ان کو چاہیے کہ اس مسئلے کو صحیح طریقے سے اٹھائے جناب اسپیکر صاحب یہی میرا جو ان سے منسلک جو ان سے بقایا جو چیزیں ہیں میں ان میں تفصیل میں نہیں جاؤنگا جس طرح ہم نے کہا کہ ہمارے بلوچستان کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا رہا اور اسمبلی اٹھارویں ترمیم کے تحت ہمیں یہ اختیار دیا گیا کہ وفاقی ملازمتیں جو ہمارا حق بنتا تھا جتنے بھی current لسٹ کے تحت جو ہماری وہ ہوم ڈیپارٹمنٹ جو نواب صاحب ہمارے صوبے کو دے گئے ہیں حق بنتا ہے صوبائی خود مختاری کے تحت کہ وہ ہمارے یہاں سے جائے ہم appointments یہاں سے کرے۔ ہماری جو ڈومسائل ہے ان کی verification یہاں سے ہو ہماری لوکل یہاں سے ہو کہتے ہیں کہ لوکل تو ہمارے knowledge میں نہیں آ رہے ہیں ورنہ لوکل بھی بہت سے بننے جعلی ہمارے تو کم از کم بارڈر جہاں ہم رہتے ہوئے جب باہر سے جب افغانستان سے آتے ہیں یا ایران سے آتے ہیں یا ادھر سے جو

لوگ آتے ہیں ان کو کون بنا کے دیتے ہیں وہ بھی کل ہمارے ساتھ شریک ہو گئے ہر چیز میں۔ برنس میں بھی ہے پھر جب کاروبار میں بھی چلو وہ تو ایک investment ہے ہمیں خوشی ہوتی ہے کہ بلوچستان میں کوئی investment آجائے اور باہر سے کوئی ایسی پارٹیاں آجائیں جو ہمارے صوبے کو ترقی دے سکیں ہمیں خوش کر لیں ہمیں آگے لے جائیں لیکن ان چیزوں میں ہم کم از کم اجازت نہیں دے سکتے کہ کسی کا جعلی شناختی کارڈ بنایا جائے کسی کیلئے لوکل بنایا جائے کسی کا ڈومسائل بنایا جائے کیونکہ یہ پھر ہم بہت پیچھے چلے جائیں گے اور ٹھیک ہے ہمارے پاس وہ وسائل نہیں ہے کہ ہم اپنے بچوں کو تعلیم دے سکیں آج بھی ہم ایک جگہ میں گیا تھا اس پر میں آپ سے صرف یہ کہوں کہ ایک diabeties وہ جو شوگر کیلئے اس پر آج ورلڈ ڈے منایا جا رہا ہے نواب صاحب ہمارا ہسپتال میں تھا میں گیا ہوں اس کے ساتھ اس میں شریک ہو اس پر میں نے یہی کہا کہ ہم جو ہے اس کو آگے لے جانے کی بجائے پیچھے لے جا رہے ہیں اور ہم اقلیت میں تبدیل ہو رہے ہیں تو کس طرح باہر سے لوگ آتے ہیں اور یہی بات تھی کہ ہمارے پاس وہ ہسپتال نہیں ہے اگر ہم آغا خان کو ہم ایک جگہ دیدیں آغا خان ایک برانچ یہاں ہسپتال بنائے میں ان کو ایک بات کی ہے ایجوکیشن کے حوالے سے کیونکہ یہ ایجوکیشن سے related ہے میں نے کہا HEC کو چاہیے اور یہ جو بڑے بڑے کیڈیٹ کالج تو خیر ہے بنے ہوئے ہیں ایسے اسکول جو گرانٹ میں جس طرح کراچی میں ہے جس طرح اپچی سن ہے اس کو یہاں پر چاہیے کہ ایک اچھی سی برانچ بنالیں ہمارے لئے ایک ایجوکیشن کا سسٹم بہتر بنائے کیونکہ ہمارے بچے وہاں تک نہیں پہنچ سکتے ان کے بچے اچھی تعلیم حاصل کرتے ہیں پنجاب میں کے پی کے کا بہت اچھی تعلیمی ماحول ہے۔ سندھ میں ان کے پاس کراچی میں لیکن پھر جب آتے ہیں کہ جی CSS میں بٹھائے۔ تو CSS میں میرا بچہ جو ٹاٹ پر بیٹھ کے پڑھے ہوئے ہیں وہ کس طرح ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب اس کا تو وہ حالت نہیں ہے کہ وہ جو وہاں سے نکلتے ہیں ان کی ایک institutions تو نہیں ہے ہزاروں institutions ہے پنجاب میں اچھی تعلیم دے رہے ہیں۔ تو ہمارے بلوچستان کے تعلیمی ماحول یہاں بھی آپ کو سننے میں دیکھ لو وہ ماحول ہمیں میسر نہیں ہے چلو وہ تو پھر چلتا رہے لیکن یہ جو ظلم ہو رہا ہے پھر اس کے باوجود ہماری اس ڈومیسائل پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے اس کو غلط طریقے سے لوگوں کو بنایا جا رہا ہے تو میں آخر میں اتنا کہوں۔ میں اس کو لمبی بحث کیلئے نہیں لے جاؤنگا اتنا کہوں کہ اگر ان کی inquiry جناب اسپیکر صاحب اگر آپ تھوڑی سے توجہ دیدیں ان کی inquiry جب ہوں۔ وہ ججز کے ذریعے کوئی اچھے سے جو قابل ہمارے ہائی کورٹ کے ججز کے ذریعے ان کی inquiry کی جائے اور جو بھی آفیسر اس میں involve ہو ان کے قانون کے مطابق ان کو سزا دی جائے اور ہم اگر ایک قانون سازی

کرے legislation کرے یہاں سے اس پر بیٹھ کر مشورہ کرے اور اس وقت تک نیا ڈومیسائل کم از کم جاری نہ کیا جائے جب تک ہماری legislation نہ ہو، ہم اسمبلی میں آپ کے treasury benches وہ بیٹھ کے اگر ہماری ضرورت پڑی اپوزیشن کی تو ہم بھی آپ کے ساتھ شریک ہونگے پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے تو اس وقت تک کم از کم ایک نیا ڈومیسائل پورے بلوچستان میں اس پر پابندی لگایا جائے جو بھی ہم قانون سازی کریں گے اس کے بعد پھر اس پر جو ہے آزادی ہو اور ایک سختی سے ایک ایسا قانون سازی ہو کہ اس میں غیر آدمی چاہیے پاکستان سے ہوں کسی اور صوبے سے تعلق رکھتا ہو چاہیے وہ باہر سے ہو کم از کم بلوچستان سے ان کو نمل جائے تو یہ ہمارے آخری وہ جو تجویز میں نے دی آپ دیکھ لے اگر اس میں اسپیکر صاحب مناسب سمجھتے ہیں جو بھی طریقہ کار ہے اسمبلی یا حکومتی پیچوں کا یا وزیر اعلیٰ صاحب ہے نہیں ان کے ذریعے یہ کمیٹی کس طرح بنائی جاتی ہے وہ بھی دیکھ لے اور اگر قانون سازی کرنی ہے وہ کس طریقے سے کرنی ہے اس پر بھی سوچ لے تو یہ میری گزارش ہے اور اس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں thank you much۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ شکر یہ انجینئر زمرک خاں صاحب، جعفر مندوخیل صاحب۔

جناب جعفر خان مندوخیل۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، شکر یہ جناب اسپیکر یہ تحریک التوا جو آئی ہے کہ ہمارے لوگ سرفیکس کے اوپر یا ڈومیسائل سرفیکس کے اوپر باہر لوگ ملازمتیں لیے جا رہے ہیں باہر کو چھوڑو یہی اندر بھی بڑے لوگ ملازمتیں جیسے ابھی زمرک صاحب نے ایک نشاندہی کی اس کے لئے پہلے سب سے پہلے ہم کو خود اپنے قانون سازی بہتر کرنی ہوگی اس کے سسٹم کو ہم foolproof بنانا ہوگا ڈپٹی کمشنر میں سمجھتا ہوں کہ ڈپٹی کمشنر لوکل سرفیکٹ issue کرتا ہے بڑے ذمہ دار افسر ہے وہ کیوں اس طرح کرتا ہے لیکن black sheeps تو ہر جگہ ادھر سے فارغ ہو کر کے back dates میں دستخط کر کے بھی کسی کو ڈومیسائل سرفیکٹ دیدیتے ہیں اس کے صوبے کے حقوق کا حقدار بنا دیا جاتا ہے جو پہلے ہی ہم کہتے ہیں کہ deprived ہے ہر چیز میں espacialy روزگار کا ادھر بہت بڑا مسئلہ ہے اسی میں ہی سب سے زیادہ ہم مار کھارے ہیں میڈیکل اور انجینئرنگ میں تو competition زیادہ ہوگی لوگ اس پر litigation میں جاتے ہیں courts میں جاتے ہیں پھر ان کا جو original ادھر نکلاتے ہیں اس میں تو تھوڑی بہت وہ جو students ہوتے ہیں یا امیدوار ہوتے ہیں خود چیک کرتے ہیں لیکن ملازمتوں میں تو کسی کو پتہ نہیں ہوتا ہے اس کے لئے proper قانون سازی کی جائے تاکہ ڈپٹی کمشنر بھی اس کا پابند ہو وہ بھی از خود یا کلرک کے کہنے کے اوپر یہ issue نا کریں ایک لوکل کمیٹی ہوتی ہے ڈومیسائل کمیٹی جو ڈسٹرکٹ میں ہوتی ہے اس کا بھی کوئی معیار ہونا چاہیے جو پہلے اس میں

ہوتے تھے اچھے جو معتبر لوگ ہوتے تھے یا politically لوگ ہوتے تھے یا سماجی حلقے سے تعلق رکھتے تھے وہ لوگ ہوتے تھے جو قطعاً غلط دستخط کر کے نہیں دیتے تھے اور ان چیزوں کی تصدیق کرتے تھے پھر ان کی recommendation کے اوپر یہ لوکل اور ڈومیسائل issue ہوتے تھے لیکن ڈپٹی کمشنر is the power ہوتے ایک recommendation کمیٹی ہے یا direct بھی issue کر لیتے ہیں جہاں سے آپ کا یہ تمام سلسلہ ہی خراب ہو جاتا ہے اس کو ہم کو redress کرنا پڑیگا اس طریقہ کار کو اتنا fulproof بنانا ہوگا ڈپٹی کمشنر اگر ایک ضلع کا مالک ہے یا ضلع کا انچارج ہے تمام ایڈمنسٹریشن اس کے نیچے ہے وہ اگر یہ غلط حرکت ہے یا کام کرتا ہے اس پر بھی افسوس آتا ہے لیکن کرتے ہیں ابھی جو اگر ہم حقیقت میں جائیں تو آپ کے یہ جو شناختی کارڈ issues ہو رہے ہیں غیر مستحق لوگوں کو لوکل issue ہو رہے ہیں غیر مستحق لوگوں وہ تو یہی افسیر پیسے لیکر کے تصدیق کر دیتے ہیں ہمارے آفیسرز کو چاہے ایک شناختی کارڈ برانچ میں بیٹھا ہوا ہے چاہے لوکل برانچ میں بیٹھا ہو چاہے دوسرا اس کے لئے باضابطہ ہم کو اس کے اوپر ایک قانون سازی کرنی چاہیے اور اس کو تھوڑا ہم لوگوں کو complicated بنانا ہوگا ضرور نہیں کہ لوکل ہم آج دیدیں کل ہم کو مل جائے بیشک اس میں ایک مہنے کا دو مہنے کا ٹائم لے لیں ایک process کے تحت وہ چلیں جو بالکل foolproof ہو کر کے آگے کے لئے نکل جائے اور اس کے بعد وہ چیک کیا جاسکتا ہے anywhere اور اگر اس چیکنگ میں یہ نکلا کہ بھئی اس procedure کے تحت یہ لوکل سرٹیفکیٹ یا ڈومیسائل سرٹیفکیٹ issue نہیں ہوا ہے تو متعلقہ آفیسر کو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے خلاف پھر کارروائی بہتر کرنی چاہیے ہم لوگوں کو بھی سب سے پہلے province کو بھی اور province ہم کو فیڈرل کو لکھنا چاہیے کہ آپ نے جو یہ نمائندے ہم دیئے تھے CSS گروپ سے تھے یا فلاں groups تھے تو انہوں نے یہ حرکت کر کے ہمارے صوبے میں یہ غلط کیا ہوا ہے ان کے خلاف کارروائی کی جائے اگر اس طرح کوئی چند لوگوں کے خلاف کارروائی کریں میں نہیں سمجھتا ہوں کہ پھر کسی کی جرات ہوگی کہ وہ کریں گے 90 percent ہونگے لیکن ہمیشہ ہر غلطی میں بھی ابھی 95% لوگ ہمارے 98 percent لوگ امن پسند ہے دو آدمی دہشت گرد بن جاتے ہیں چار آدمی دہشت گرد بن جاتے ہیں پورے معاشرے کو وہ خراب کر لیتے ہیں اسی طرح بھی میں سمجھتا ہوں 90% 95% آفیسر وہ روز کا follow کرتے ہونگے یا ان چیزوں کو یقینی بناتے ہونگے کہ یہ تمام واقعی حقدار ہیں اس صوبے میں رہائش ڈومیسائل کا حقدار یا لوکل کا حقدار ہیں تو وہ ہمارے علاقوں میں آپس میں limitations ہے ابھی تو قبائل میں آپس میں limitations ہے قلعہ سیف اللہ اگر میں جاتا ہوں تو وہ میں زیادہ پڑھا لکھا ہوں میں موسیٰ خیل کا ڈومیسائل لے لیتا ہوں یا موسیٰ خیل کا

لوکل لے لیتا ہوں وہاں میرٹ competition کم ہے تو وہ ان کی حق تلفی ہوتی ہے یا میں شیرانی کا لوکل سرفیکٹیٹ لے لیتا ہوں وہاں limitations کم ہے چونکہ پڑھے لکھے لوگ کم ہے وہ ہمارے ڈوب کے ساتھ یا لورائی کے ساتھ compete نہیں کر سکتے ہیں تو ان لوگوں کی حق تلفی ہے ایک تو یہ چیز روکنا ہے اور دوسرا صوبے سے باہر کے لوگ وہ تو میں سمجھتا ہوں بہت زیادتی ہے اس وقت سب سے بڑا مسئلہ ہمارا امن وامان اور بے روزگاری ہے اس صوبے میں اور بے روزگاری میں چلو ہم اضافہ کر سکتے ہیں وہ اضافہ ہم کریں جتنے فیڈرل سے ہم نے پہلے بھی مطالبہ کیا ہے کہ لوگوں کو اور کوئی ذریعہ روزگار نہیں ہے نہ کوئی زراعت ہے نہ دوسرا کوئی اور ذریعہ روزگار ہے تو ان کو difficulty وہی واحد ذریعہ روزگار آج کل وہ سرکاری ملازمت ہی رہ گئی ہے تو اس میں تم کو زیادہ سے زیادہ ہم کو مواقع دینے چاہیے لوگوں کو کہ ہم کو زیادہ سے زیادہ سے لوگوں کو کم از کم ایک جیسے پورے یورپ میں امریکہ میں جدھر جائیں جو لوگ بے روزگار ہوتے ہیں ان کا باقاعدہ الاؤنس ملتا ہے یہ جو ان کی salaries ہوتی اس برابر ہوتے ہیں کہ بھی ٹھیک ہے ہم گورنمنٹ Job provide نہیں کر سکا ہے یا اس کو مارکیٹ میں job نہیں ملی ہے difficulty یہ بے روزگار ہے اس سے اس کا sustain رہنے کے لئے وہ ایک الاؤنس دیتے ہیں ہمارے ہاں وہ سسٹم تو نہیں ہے تو رہ جاتا ہے۔ یہ سرکاری وہ بھی سرکاری ملازمت پہلے ہماری نہیں ہے اس کے پھر یہ لوکل ڈومیسائل باہر کے صوبے اگر بنا کر کے لے لیں ابھی ہم کیا limitations کریں گے پنجاب کی کالجری یا سکول کے ساتھ یا ان کی آبادی کے ساتھ یا ہم کیا competition کریں گے خیبر پختونخوا کی وہ پڑھے لکھے لوگوں کی یا کالجری یا ان کی آبادی کے ساتھ اسی طرح کراچی والوں کے ساتھ اگر وہ آتے ہیں وہ ادھر سے ہماری ہی کوٹے پر چلے جاتے ہیں تو ہمارے لئے definitely نقصان ہوگا اس کو سب سے پہلے ہماری provincial government کی ایک ذمہ داری آتی ہے اس سسٹم کو foolproof بنائیں اور فیڈرل گورنمنٹ بھی کم از کم یہ تو کریں وہاں بھی صرف ایک خانہ پوری کے لئے اگر کوئی ڈپٹی کمشنر نہیں کیا ہے ریڑ کا سٹیپ بازار سے بنا کر کے اس کے اوپر لگا دیتے ہے کوئی دستخط کر لیتے ہیں وہ ڈومیسائل سرفیکٹیٹ ہو جاتا ہے کم از کم ری verification کے لئے تو province کو بھجوائیں کہ آیا واقعی یہ آپ لوگوں کا legaly issue کیا پھر تو اس میں فرق آئیگا اس میں دیکھا جائیگا کہ وہ صحیح ہوا ہے یا نہیں لیکن اب تو یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ بازار سے سٹیپ بنا کر کے کوئی دستخط کر دیتے ہیں nobody no کہ بھی موسیٰ خیل کا کس وقت میں کون ڈی سی تھا یا اس کا نام کیا تھا یا دوسرا کیا تھا دستخط کر کے ان کو دیدیتے ہیں اور وہ مان لیا جاتا ہے، ڈومیسائل بھی مان لیا جاتا اور لوکل بھی مان لیا جاتا ہے یہ ایک ہم issue ہے ہم کو توجہ دینی چاہیے ہوگی اسی

سے پھر مختلف نفرتیں بھی جنم لیتی ہیں ان چیزوں کا بھی اس میں تدارک ہو جائیگا جو اس صوبے کا واقعی باسی ہیں اور حقدار ہے اور ہر اس میں بھی صوبے کے اندر بھی اپنے اپنے جو انتظامیہ ہماری units ہیں ڈسٹرکٹ لیول پر یا سب ڈویژن لیول پر یہ ان کی بھی پابندی اس میں آجاتی ہے کیونکہ آپس میں بھی نفرتیں develop نہیں ہوگی میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب سے پہلے اپنے صوبائی حکومت کو صوبائی اسمبلی کے اوپر legislation کر کے اس کی ترتیبات مزید develop کر کے وہ کمیٹی جو ایک نئی ہے کمیٹی کے recommendation کے بغیر کوئی لوکل یا ڈومیسائل سرٹیفیکٹ issue نا ہو کمیٹی میں بھی کوئی معیار ہونا چاہیے ایسے ڈپٹی کمشنر کے مرضی یا ایسے ہر تھڑے والے کو نہ لیں یا جس کی یہ سفارش کرتے ہیں اس کے لئے باقاعدہ notables ہوتے تھے جو ان چیزوں کو یقینی بناتے تھے اب تو یہ کیا کرتے ہیں گاؤں میں جا کر کے کسی ملک سے دستخط لے لیتے ہیں اس ملک کا کرائیویر یا ہے اس کے دستخط کو کون پہچانتا ہے واقعی یہ جو انہوں present کیا تھا لوکل اور ڈومیسائل سرٹیفیکٹ یہ اصلی ہے یا جعلی ہے پھر وہ اسی کو ہم لوگ اس کے اوپر کمیٹیاں بٹھادیں کہ واقعی یہ ہم لوگ ادھر خود ہم چیک کر لیں کہ ان کو غلط issue ہوا تھا ہم cancel بھی کر سکتے ہیں provincial گورنمنٹ کا اختیار ہے ان چیزوں کا بار حال اس کا تدارک بڑا ضروری ہے، thank you very much۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ جی شکر یہ جعفر مندوخیل صاحب، جی مولانا عبدالواسع صاحب

مولانا عبدالواسع (حزب اختلاف)۔ شکر یہ جناب اسپیکر، جناب اسپیکر میرا کوئی مہمان آگیا تھا تو میں وہاں گیا انھوں جو دعوت دی تھی اس وجہ سے میں وہاں گیا تھا اور ڈاکٹر صاحب نے گلہ کیا تھا کہ اپنی باتیں سناتے ہیں اور ہماری بات پر وہ نکل جاتے ہیں اچھا مجھے وہاں کسی نے کہا بس، صحیح ہے صحیح ہے مہربانی جناب اسپیکر یہ جو تحریک التوا ہے میرے خیال وہی پریشانیوں کا وہی محرومیوں کا تسلسل ہے جو ہم ہر وقت اس fourم پر اور اس ہاؤس میں اور ہاؤس کے سامنے ایک دوسرے کو ان محرومیوں کو رونا رورہے ہیں اور مرکز کو آواز پہنچاتے ہیں لیکن کوشش کرتے ہیں کہ یہاں سے اسلام آباد تک ہماری آواز اس ہاؤس کے ذریعے پہنچ جائے لیکن اب تک اللہ نے ہمیں اس میں کامیاب نہیں کیا بلکہ اس چار دیواری سے باہر ہماری آواز ابھی تک باہر نہیں نکل سکی ہے۔ جناب اسپیکر لہذا جناب اسپیکر شاید یہ بد قسمتی صرف بلوچستان کی ہے ورنہ ہمیں تو یہی بتایا جاتا ہے کہ جمہوریت، پارلیمان، آئین اور اس کا اتنا بلند آواز ہوتی ہے اتنی موثر آواز ہوتی ہے کہ وہ پوری دنیا کو ہلا سکتی اور پوری دنیا کو اپنی آواز وہاں تک پہنچا سکتی ہے لہذا اس وجہ سے ہمیں بھی یہ پٹیاں پڑھائی جاتی ہیں اور ہم بھی دوسروں کو یہی پٹیاں پڑھاتے ہیں کہ جمہوریت مسئلے کا حل ہے اسمبلی مسئلے کا حل ہے پارلیمان مسئلے کا حل ہے

آئین مسئلے کا حل ہے لیکن جناب اسپیکر جتنی بھی آئینی تحفظات ہمارے حقوق کو حاصل ہے آئین کے اندر ہے تو اسی آئین پر عمل درآمد نہیں ہوتا ہے وہ آئین سرے سے آئینی دفعہ نہیں سمجھتے ہیں اس کو کسی کھاتے میں نہیں ڈالتے ہیں لیکن اگر ہمارے حقوق کو چھین لینے کے لئے کوئی اس قسم کا نقطہ ہوتا ہے تو پھر جب ہم کوئی اواز اٹھاتے ہیں تو ہمیں عذر سمجھتے ہیں تو جناب اسپیکر یہ جو کوٹے کی بات ہو رہی ہے ملازمتوں کے حوالے سے ہر اسمبلی کے اندر ہم یہی رونارور ہے ہیں لیکن آج مین اور باتوں کے علاوہ یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ڈومیسائل کا جو سلسلہ ہے یہ پنجاب میں ہے یعنی ہمارے لوگ صوبہ پنجاب میں کسی کو ڈومیسائل ملتا ہے میرے خیال مجھے تو معلوم نہیں ہے اگر کسی ممبر اسمبلی کو معلوم ہے اگر ہمارے بلوچستان کے کسی بندے کو سندھ میں ان کو ڈومیسائل ملتا ہے خیر پختونخوا میں ہے مجھے اندازہ ہے مجھے معلومات نہیں ہے باقاعدہ لیکن میری جو معلومات ہیں یا اندازہ ہے کسی بھی صوبے میں کوئی بھی ڈومیسائل بلوچستان کا بندہ وہاں کوئی ڈومیسائل نہ کر سکتے ہیں نہ بنا سکتے ہیں نہ ان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہاں کا ڈومیسائل بنا دیں تو جناب اسپیکر یہ کونسا طریقہ ہے کہ ہم آج یہ کہتے ہیں کہ جعلی ڈومیسائل کے ذریعے تو کیوں ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ ڈومیسائل کو ختم کر کے بلوچستان کے جتنے بھی ملازمتوں کا کوٹہ ہے وہ اسلام آباد میں اشتہار کرنے کی بجائے وہاں وہ اشتہار کر کے ہمیں کسی کو بھی پتہ نہیں کسی ممبر اور ہمارے نوجوانوں ہمارے بچوں کو کسی کو پتہ نہیں ہوتا وہاں سے کسی اخبار میں دیدیا جاتا ہے وہاں ڈومیسائل وہی بنتا ہے وہاں ڈومیسائل کا سہارا لیکر کے ہمارے حقوق کو چھین لیجاتا ہے تو جناب اسپیکر ہمارے سر پر یہ تلوار کس نے لٹکایا ہے کہ ڈومیسائل تو ہم سرے سے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اس تحریک التواء کے ذریعے قرارداد پاس کی جائے یہ تحریک التواء قرارداد سے تبدیل کی جائے کہ بلوچستان میں کسی بھی دوسرے صوبے کے بندے کو ڈومیسائل نہیں ملنا چاہیے جیسے کہ دوسرے صوبوں میں ہے اسی طرح بلوچستان کا قانون پاس ہو جائے۔ اگر قانون سازی کی ضرورت ہو تو بلوچستان اسمبلی قانون سازی کر لیں اگر نہ ہو تو قرارداد کے ذریعے ختم ہو سکتے ہیں تو پورے طور پر مسئلے کا حل یہ ہے کہ معاملہ ہمارے بس کی بات نہیں ہیں لیکن ہم یہ کہہ دیں کہ بلوچستان کے جتنے بھی ملازمتوں کا کوٹہ ہیں وہ بلوچستان کے جو لوکل بندوں کے ہیں اور کسی بھی ڈومیسائل اس پر نہ ہو سکتا ہے نہ ڈومیسائل اس طرح سے ہیں یہ ختم کیا جائے ایک دوسری تجویز میری یہ ہے کہ جب اس ٹائم ہمارے کوٹے کے مطابق جو 5% یا 6% ہمیں کوٹہ ملتے ہیں جتنے بھی ڈیپارٹمنٹ وہ ہیں گورنمنٹ آف بلوچستان ادھر ایک بااختیار ایک کونسل ایک four بنا لیا جائے۔ اور وہاں سے جتنے بھی بجٹ میں پاس ہو کر کہ وہ تمام ڈیپارٹمنٹوں کا پوسٹیں ادھر بلوچستان میں اسی کونسل کے حوالے سے ہو اور وہ کونسل یہاں سے اشتہار جاری کیا جائے یہاں سے انٹرویو کیا جائے بیٹنگ لوگ وہاں سے آ جائے انٹرویو

کر کے۔ لیکن یہ بلوچستان کے اخبارات میں اور بلوچستان کے کونسل بلوچستان کے لوگ یہاں بلوچستان حکومت اس کونسل کے ذریعے یہ تعیناتیاں انٹرویو وغیرہ کیا جائے تاکہ بلوچستان کے بچوں کو پتہ چل جائے کہ گیس میں ہمارے کتنے ہزار ملازمتیں ہیں اس سال۔ واپڈا میں ہمارے کتنے ملازمتیں ہیں اس سال۔ دوسرے جو ریلوے ہے جو دوسرے قسم کے ڈیپارٹمنٹ ہیں جو ہمیں کچھ وہاں بھیک یا پگڑ ملتے ہیں وہ کتنے ہیں لہذا پھر میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ توفیصلے ہم نے کر لیے۔ بلوچستان اسمبلی اور بلوچستان حکومت نے تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کون ہے کہ ہمارے بچوں کے حق کو چھین لیا جاتا ہے اور ہمارے بچے ادھر خواری کر کے اور تعلیم کر کے اور اپنے کوٹے پر ان کو حصہ نہیں ملتا ہے جب کہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ ہمیں بلوچستان کو جو ریلوے کی ہڈی پاکستان کے سمجھتے ہیں تو ریلوے کی ہڈی کو زیادہ حفاظت کرنا پڑتا ہے لیکن وہ تو حفاظت تو چھوڑ کر وہ مزید تھوڑنے کے درپے ہیں لہذا اس قرارداد کے حوالے سے یہ جعلی میلی باتیں میں نے زندگی میں ہم یہ قرارداد یا تحریک التوا پر بحث کر لیں اور آغا لیاقت نے نواب ثناء اللہ نے اور فلاں نے اس پر بہت اچھی تقریر کی بس یہ ختم ہو جائے۔ نہیں آج فیصلہ کر لیں قانون سازی کا فیصلہ کریں کہ ڈومیسائل ختم کیا جائے بلوچستان کا بجٹ پاس ہونے کے بعد جتنے بھی پوسٹیں ہیں وہ بلوچستان حکومت کے کونسل کے حوالے کیا جائے بیشک انٹرویو وہی Departmental کے لوگ لے لیں جو وہاں مرکز سے جس ڈیپارٹمنٹ سے تعلق رکھتے ہو لیکن ان کا انٹرویو ادھر ہو جائے پھر میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس اپنے بچوں کا حقوق محفوظ کر سکتے ہیں ورنہ یہ ڈومیسائل جیسے لعنت اگر ہو تو ہم اپنے بچوں کا حق محفوظ نہیں کر سکتے ہیں پھر جعلی ہو یا اصلی ہو ان کے ہاتھ میں ہے ہمارے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے لہذا میرے اس تحریک التوا کے قرارداد میں تبدیل کرنے کے میرے رائے یہ ہے اور اس پر قانون سازی کیا جائے۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ شکر یہ مولانا عبدالواسع صاحب۔

پرنس احمد علی احمد زئی۔ point of order جناب اسپیکر۔

پرنس احمد علی احمد زئی۔ جناب اسپیکر مجھے ایک اہم نقطے پر جو اس ٹائم راہداری پر جو Discussion

ہوئی تھی اس میں بی بی نے کچھ سوال کیا کہ PSDP میں فیڈرل PSDP میں کیا مختص ہیں کس طرح فنڈ مختص

ہیں تو ان دونوں میں کچھ Research کیے میں نے تو میں چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں کچھ یہ نقطہ جو ہے۔

میر جان محمد جمالی۔ جناب اسپیکر پرنس نے جو point of order اٹھایا ہے بہت اہمیت رکھتا

ہے لیکن اس کو بالکل علیحدہ حیثیت دیں اس کے ساتھ Mix نہ کریں اس کوٹے کے ساتھ۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ نہیں وہ میرے خیال کیا اس میں۔

پرنس احمد علی احمد زئی۔ کہ اس سے خوشحالی آتی ہے استحصال ہوتا ہے لوگوں کا احساس محرومی ہوتی ہیں تو جو اہم act ہے جو ایک بہت اہم esction ہے جس پر جو ہے آواران اور ہیلم۔ وہ Connect ہوتا ہے ہمارے کوٹھل ہائی وے سے تو یہ جو ہے روٹ کو جو ہے اس میں شامل ہو دیگر بھی کچھ نقطے تھے الگ کر دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ سیکرٹری صاحب اس میں بحث ہے علیحدہ۔ میرے خیال میں اس کے تحریک التواء کے بعد پھر۔ جی تحریک التواء کے بعد۔

سردار عبدالرحمان کھیران۔ جناب اسپیکر point of order۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ نہیں آپ بیٹھیں، بیٹھیں، بیٹھیں نہیں آپ کو فلور نہیں دیا شکر یہ سردار صاحب میرجان محمد جمالی صاحب۔

میرجان محمد جمالی۔ جناب اسپیکر بہت ہی ایک اہم معاملہ زیر بحث ہے آپ کے صوبے کے مستقبل کے حوالے سے اس پر زمرک خان کی میں تائید کرتے ہوئے جعفر خان کی باتوں کے تائید کرتے ہوئے مولانا واسع کے باتوں کی تائید کرتے ہوئے میں ذرا آگے بات کو بڑھاؤں گا مولانا صاحب نے کہا کہ قرارداد سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا آپ کو ادھر اسی وقت۔ میں آگے بھی بڑھتا ہوں ساری باتیں بتاتا جاؤں گا اس اسپیشل کمیٹی بنائیں Cut of date دیں قانون سازی کریں وہ۔ اور وہ قانون اس فلور پر لا کر پاس کرایا جائے صوبائی لیول پر۔ یہ کام کریں قانون سازی سے ابھی یہ چیزیں Cover ہوں گی آپ کو صرف External pressure نہیں ہے Internal بھی ہے میں دونوں کا ذکر کروں گا Internally ہم بھی فرشتے نہیں ہیں سیٹیں خالی ہیں مثال، بارکھان کی تو چلی جاتی ہے تربت پہلے بھی اس طرح ہوئی ہیں یہ the With in ہمارے آپس میں نیک نیتی ہونی چاہئیں سیٹیں خالی ہیں جعفر آباد کی تو لورالائی کے لوگ لگ جاتے ہیں ایک وزیر صاحب کی مرضی سے اس کہانی کی رخ کو بھی ادھر رکھیں کہ With in۔ ہمیں انصاف ہونا چاہیے برداشت ہونا چاہیے جو جس ڈسٹرکٹ کا حق ہیں وہ بھی ہونا چاہیے اس پر Over lapping نہیں ہونی چاہیے آئے جی اس کو بھی سامنے رکھیں جب آپ قانون سازی کریں گے ابھی دوسری قانون سازی جو آپ کریں گے آپ کو اپنے صوبے کو محفوظ بنانا ہے اٹھارویں ترمیم کے بعد وزیر اعلیٰ اور اس کی ٹیم کی باعمل ہونا تھا اس وقت جب سے اٹھارویں ترمیم پاس ہوئی ابھی تک ہم پوری طرح باعمل نہیں ہو سکیں ابھی تک ہم زرا شرماتے ہیں اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے شرمانے کی کیا ضرورت ہیں میاں شہباز شریف اٹھارویں ترمیم کے تحت وہ اختیارات استعمال کیے جا رہے ہیں۔ وہی ہمارے سامنے Practical example ہے اگر آپ کرنا چاہے

تو کون روک رہا ہے آپ کو تھوڑے ہمیت اور حوصلے کی ضرورت ہی اور ہم ساتھ ہے یہ ممبرز آپ کا ساتھ دیں گے جو گورنمنٹ کے Treasury benches کا ساتھ دے کر سارا ہاؤس دیں گا ان کا۔ اگر اٹھارویں ترمیم کے تحت اپنے اختیارات کو استعمال کریں ایک تو یہ ہے کہ please اپنے نظر میں رکھیں۔ دوسرا اس وقت اور زیادہ احساس معاملہ اس لیے ہوتا جا رہا ہے کہ سونے کی چڑیا ہے آپ لوگ۔ سارے پاکستان کا رخ ہے گوادری کی طرف چاہے وہ جو پرنس جس بات کا ذکر کر رہے تھے وہ بڑے سنہریوں پر وہ بات کرنی ہوگی Total development آپ کے صوبے سے گزرنے لگی ہیں میجر تو ابھی سے یہ چیزیں آپ کو allert ہونا پڑیں گا اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے لیے۔ کل تو chinese vice army chief نے بھی کہہ دیا کہ گوادری کے بارے میں جو CPMC ہے کہ ہم بھی پورا تحفظ دیں گے اور ہم اس کو Security provide کریں گے تو آپ interest دیکھیں International interest آ گیا جہاں International interest ہو وہاں International game بھی ہوگی پاکستان اور چائنا ایک platform پر ہوں گے Anti forces دوسری platform پر۔ اس طرح سوچ ہے ابھی۔ آپ چھوٹی چھوٹی چیزوں پر مت آئیں کہ ملک نے خان نے یہ کیا پانچ نوکریاں جعفر خان کو مل گئی پانچ نوکریاں نواب ثناء اللہ کو مل گئی پانچ نہیں۔ یا اس سنہریوں میں ساری قانون سازی کرنی پڑے گی صوبائی افسوس تو مجھے اس بات کا ہوا میں جب ڈپٹی چیئر مین تھا ادھر پنجگور کے بچے آئے میرے پاس۔ تو ادھر پڑھتے تھے یونیورسٹی میں تو کہتے ہیں کہ سر وہ ہمارے کا غد سروسز کے لیے وہ جمع نہیں کر رہے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں کر رہے ہیں ابھی اسلام آباد کا دفتر جو بیورو کریٹ جس نے کوئٹہ صرف وزٹ کرتا ہے بوجہ مجبوری۔ ادھر تو آنا بھی نہیں چاہتے ہیں یہ تو ذوالفقار علی بھٹو نے روایت ڈالی تھی کہ یہاں ہر مہینے سارے صوبے میں کئی نہ کئی میٹنگ کراتے تھے تاریخی حوالے سے۔ نہیں تو کوئی آتا ہی نہیں تھا ہاں ہمارے چیریز اور ہمارے سب کو یاد تھے سیزن۔ لیکن آنے کے لیے کوئی تیار نہیں تھا جیسے ملتان کے آم ہے لیکن وہ انٹرنیشنل ہو کر ان کے Export ہو گئی ہیں ایگریکلچر کو انہوں نے تحفظ دیا تو کہتا ہے جی وہ ہمارے کا غد جمع نہیں کر رہے ہیں ابھی کیوں نہیں کر رہے ہیں جی وہ کہتا ہے ڈومیسائل لاؤنڈنگور کے بچے کو کہہ رہا ہے کہ ڈومیسائل لاؤنڈنگور میں نے کہا ان کو لوکل کا پتہ نہیں ہے کہتا ہے سر پتہ نہیں ہے تو پھر میں نے ایک چھٹی لکھی۔ کھوڑی قسم کی۔ کا غد تو وہ پرویز مشرف کے پرنسپل سیکرٹری سے لیکر سارے فیڈرل سیکرٹریز کو کچھ فیڈرل سیکرٹریز نے Appreciate کیا کچھ خفاء ہو گئے کہ آپ نے ہماری عزت نہیں رکھی میں نے کہا عزت کیا رکھیں آپ کے جب آپ کو یہ بھی پتہ نہیں کہ وفاق کے آپ ملازم ہیں کہ لوکل کی کیا حیثیت ہے بلوچستان میں ڈومیسائل کی

کیا حیثیت ہے اور ڈومیسائل کب سے دینے شروع کیے اس صوبے نے۔ اور ہمارے ڈومیسائل پر بہت سے ایسے بچے ہیں میں آپ کو بتاتا جاؤں جناب اسپیکر جنھوں نے visit کیا بلوچستان کو آج تک اور ہمارے انہوں نے کوٹہ کیے ہو۔ دادا نے ادھر سروس کی تھی ریلوے میں۔ یا کسی فوجی یونٹ کے ساتھ۔ یا کسی ون یونٹ پر دفتری کی حیثیت سے۔ اس نے اپنا بنا لیا ڈومیسائل اس کے بیٹے کو بھی مل گیا ابھی اس کے پوتے کو بھی مل گیا اور پوتے نے کبھی بلوچستان دیکھا نہیں ہے اور وہ ہماری سیٹیوں کو Avail کر رہے ہیں تو ان چیزوں بڑے احساس چیزیں ہے آپ کو کرنا پڑے گا ان چیزوں کا خیال۔ کیونکہ ترقی آرہی ہیں بیروزگاری بہت زیادہ ہے ہمارا مسئلہ سب سے کم ہے اگر ہم Tackle کرنا چاہیں 80 لاکھ کی آبادی ہیں میں چھوٹے سے وقت بھی لیتا جاؤں 1991ء میں آپ کے پاس 100 سے کچھ زیادہ انجینئر بیروزگار تھے وزیر اعلیٰ تھے تاج محمد جمالی صاحب نواب اسلم فنانس منسٹر تھے میں منسٹر سروسز تھا تو اس وقت دراء جوانی بھی تھی جذبہ بھی تھا زیادہ۔ ابھی تو جوانی تو چلی گئی ہیں جذبے میں ہے تو بچوں نے یہاں ہڑتالیں ہر روز کرتے تھے سیکرٹریٹ کے سامنے انجینئرز۔ جس میں یہ علی بلوچ سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو شامل ہوتا تھا تو ہم نے کہا بھی یہی ہمارے 80 انجینئرز ہیں بسم اللہ کر کے ان کو سب کو سروس دیں ان دن NFC ایوارڈ کا اعلان ہو گیا ہمارے پاس surplus بجٹ گیا ہم نے کیا بسم اللہ سب کا ایک Departmentally services and general administration نے ایک امتحان لیا اس نیت سے کہ ان سب کو پاس کریں کیونکہ ہم بلوچستان والوں کو بہت زیادہ شوق ہوتا تھا C&W کا SDO بننے کا پہلے سے ہمارے آنے سے پہلے کے ڈامبر کے محکمے کا بہت شوق ہوتا تھا تو ابھی پھر ہم نے کیا کیا اسی 100 کے 100 انجینئرز کو نوکری دے دی ہاں ان کے۔ کر دی کہ یہ C&W میں اتنی جائیں گے PHE میں اتنے Irrigation میں اتنے آپ کے labour میں چاہیں تھے انجینئر اس طرح Distribute کر کے انجینئر کا مسئلہ حل ہو گیا ابھی بھی آپ ہیں۔ سونے کی چڑیا۔ آپ اپنی قانون سازی کریں اسی اجلاس کے دوران اسپیشل کمیٹی بٹھائیں نواب ثناء اللہ سن رہا ہے یہ بات۔ بٹھائیں قانون بنائیں قانون سازی کریں اور اس کو Implement کریں اور صوبائی اسمبلی کی ایک اسپیشل کمیٹی ہر وقت مانیٹر کریں ہر مہینے کہ آپ نے کتنے ڈومیسائل دیئے ہیں لوکل کتنے دیئے ہیں طریقہ کار جو ہے مروجہ وہ جاری رہے لیکن اس کی Feedback آپ اسمبلی میں آئیں اکبر درانی سیکرٹری ہوم ہے تو اسی صوبے کا ہے اس کا دل بھی جلے گا اگر غلط کام ہو۔ تو یہ چیزیں آپ بالکل ابھی اپنے مد نظر رکھیں کہ یہ آپ کو کرنا پڑیں گا مجھے خوشی ہوئی یہ کیل پڑھ کر۔ کہ ہائی کورٹ بلوچستان نے NOC واپڈ میں انجینئرز کو Out Siders کو دے دی گئی تھی کہ وہ services آ

کر بلوچستان میں کریں ہائی کورٹ نے Stay آرڈر دے دیا کہ اس طرح نہیں ہوگا اس NOC کی کوئی Validity نہیں ہے کارآمد نہیں ہیں دیکھیں ہائی کورٹ نے بھی نوٹس لے لیا اس چیز کا ہم اپنے آپ کو خود محفوظ کریں اپنے حقوق کو ہم خود محفوظ کریں ابھی یہ وقت ایسا احساس آ گیا ہے اور اس میں نادرا کارول بھی سیدھا کرنا پڑیں گا چوہدری نثار علی بہت ان کو سیدھا کرتا ہے بہت رگڑا نکالتا ہے لیکن پھر بھی وہ ٹیڑی ٹیڑی چیزیں نکل آتی ہیں تو یہ بھی سب چیزیں مد نظر رکھیں جناب اسپیکر میری ہاؤس سے گزارش ہے میں بہت سے باتیں دورانا نہیں چاہتا میرے دوستوں نے دہرائی ہیں لیکن ایک طریقہ نکالیں اپنے حقوق کو تحفظ دیں نہیں تو ہماری اگلی نسلیں ہمیں کوئی معاف نہیں کرنے لگے گا کہیں گا گواد میں بھی عجیب عجیب زبانیں سننے میں مل رہی ہوگی بارکھان میں بھی کبھترانی کے علاوہ بہت سی اور عجیب سی زبانیں سننے ملیں گی بھی نہیں ہمارے لڑکے آنے چائیں یہی موقع ہے تو آپ اگر قانون سازی کریں اور Cut off date دیں کام کریں ادھر اسمبلی کا کوئی ایسا قانون بنا کر جائیں یہ سارے لوگ پھر مستفید ہو کہ منظور کا کڑ کا بیٹا کہیں کہ بابا مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے آج ہم امتحان میں بیٹھنے جا رہا ہے Competition - Competition اس کے ساتھ ہے کہتا ہے اپنے بلوچستان کے بچے کے ساتھ ہیں ناں کہ اسلام آباد میں بچے جو پیدا ہوا جس کا باپ بھی ادھری مر گیا اور دادا بھی ادھر مر گیا اور اس کے خلاف میں نہیں اپنے بچے کے ساتھ Competition وہ صحیح ہے یہ چیزیں ہیں آپ سامنے رکھیں اور اپنے مستقبل کے خیر خوائی خود کریں حالات بالکل اس ڈگر پر جا رہے ہیں بہت شکر یہ جی۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔ شکر یہ میر جان جمالی صاحب حامد اچکزئی صاحب آپ اسی Topic پر بات کریں گے یا اسی پر آپ کی باری پھر آئیگا میرے خیال میں سمجھا کوئی Important سردار کھیران Please صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیران۔ یہاں کا جو کوٹہ ہے اُس پر خالی ایک ٹیٹوٹھکیٹ پتہ نہیں وہ جیسے جمالی صاحب نے کہا کہ ماما یا چاچا پتا نہیں کون ادھر دو یا تین سال کیلئے ادھر آتے ہیں اور نوکری کر کے وہ پھر ایک stamp paper لیکر جاتے ہیں کہ ہم اس صوبے کے مالک بن گئے اور وہی اسٹامپ ہمارے گلے میں fit ہے گزارش یہ ہے کہ یہ قانون سازی ہوگی اس کے ساتھ ساتھ میں نہیں کہتا ہوں کہ یہاں وہاں پر استحصال ہو رہا ہے اب یہ میرے پاس میں پرسوں اس پر زیر حاصل بحث کرونگا اگر زندگی نے ساتھ دیا انشاء اللہ۔ ہمارے صوبائی حکومت میں یہ پوزیشن ہے۔ صرف دو ڈیپارٹمنٹس ابھی تو میں نکال رہا ہوں بک کھولی ہوئی ہیں۔ ایک ڈسٹرکٹ کو 100 پوسٹیں دی گئی ہے ایک گریڈ سے لیکر پانچ گریڈ تک۔ دو ڈیپارٹمنٹ میں ایک ڈسٹرکٹ کو باقی ڈسٹرکٹ کو میں نے

ابھی تک touch نہیں کیا 100 پوسٹیں دی گئی ہیں جو میرے پاس ریکارڈ ہے۔ میرے ڈسٹرکٹ کو ڈیڑھ لاکھ کی آبادی ہے 2 ایک ڈیپارٹمنٹ میں اور 2 دوسرے میں یعنی 4 سیٹیں دی گئی ہے ابھی یہ ظلم نہیں ہے آپ نے فرمایا تھا پچھلے دنوں یہ جو اس سے گزشتہ اجلاس ہوا تھا آپ نے فرمایا تھا اور بابت صاحب نے بھی کہا تھا کہ ہم نے نہیں بلکہ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ ہم نے اس پر کمیٹی قائم کر دی۔ sorry رحیم زیارتوال نے کہا ہے کہ ہم نے کمیٹی بنائی دوبارہ اس کمیٹی کیا وہاں تو انٹرویو شروع ہیں جناب، کوئی 12 تاریخ کو انٹرویو ختم ہوا۔ یہ چیزیں وہاں کارونا بھی پنی جگہ پر، ڈومیسائل اور لوکل ٹیوٹوریل کا۔ اور یہاں بھی ہمارا رونا ہے۔ کہ یہ 32 ڈسٹرکٹس ہیں یہی کمیٹی پارلیمانی لیڈروں کی کمیٹی بیٹھیں اس کیلئے بھی قانون سازی کریں اگر آج میں فنانس منسٹر بنتا ہوں میری مرضی ہے جتنی بھی اسکیمیں ڈال دو بے لگا گھوڑے کی طرح اور جس کی نمائندگی نہیں ہے وہ درپدر میں نے جعفر خان کو کہا کہ آپ کے اوپر بھی مہربانی ہوئی ہیں کہ اس سال میں آپ کے ثواب کو بھی ایک پوسٹ دی گئی ہے اور میرے اوپر بھی مہربانی کی ہے کہ ایک پوسٹ دے دی گئی ہے۔ یہ خیرات اور یہ iiinjustice جناب اسپیکر! صاحب آپ custodian of the House ہیں آپ رولنگ دیں آپ اس کو روکیں اور مرکزی لیول پر جو استحصال ہو رہا ہے کمیٹی بنائیں اور فوراً قانون سازی کریں اس کی۔ کوئی اب ایک ٹھیکہ اٹھانے جاتے ہیں انجینئرنگ کونسل آپ کے نیٹ پر جو ہے ناں جتنے تک آپ کا فیس جمع نہیں ہے آپ اے کیٹیگری یا ABC جس میں وہ ہوتا ہے یہاں پر پوری نسل کا سوال ہے۔ جھیلی ڈومیسائل پر ایک بندہ آجاتا ہے اُس کے سات نسلیں اُس سے استفادہ کر رہی ہیں اب بارکھان کا لڑکا یا ثواب کا یاد کی کا یا آواران کا لڑکا کا مقابلہ کریگا کہ کیا مقابلہ کریگا جولا ہو رہی ہے پڑھ رہا ہے۔ پہلے پانچ اشارہ چار ہے یا چھ اشارہ دو ہے وہ خیرات ہے وہ خیرات خود۔ وہ خیرات بھی ہو رہی ہے اور اپنے پاس جا رہی ہے۔ کم از کم وہ جو کوٹہ ہے ہماری وہ خیرات تو ہمارے بیروزگاروں کو ملے کم از کم اگر 100 پوسٹیں نکلتی ہیں 80 وہ لے جائیں جو 20 یا 5 حق کے ہیں 8 حق کے ہیں وہ تو ان کو ملے جو پہاڑ پر بیٹھیں ہیں اُن کو تو ہم اتار سکیں۔ اور پھر میں یہ کہوں گا وہی میں دہراتا ہوں کہ ظفر اللہ جمالی ہمارے پرائم منسٹر بنا اُس نے کیا کمال کیا۔ کہ اُس نے تکلیف ہی نہیں کی ہے کہ کوئٹہ ایک دو دفعہ آیا وہ بھی سینٹ کا ووٹ خریدنے آئے تھے۔ آپ کو اللہ نے اُس مقام تک پہنچایا میرے ساتھ تم بحث کر رہے ہو کہ میں اُس کے بیٹھے سے بجلی مانگ رہا تھا سردار صالح بھوتانی کے بیٹے کی شادی میں۔ وہاں پر ٹونکا لگا اُس کو اتنا جواب ملا وہ اُٹھ کے چلا گیا۔ یا آج جو ہمارے نمائندگی کر رہے ہیں اسی اسمبلی نے اُس کو لیڈر آف دی ہاؤس بنایا جناب، طاقت دی ہے کرسی دی ہے وہ جا کے fight کریں وہ کہتے ہیں کہ ہم nationalism کی بات کرتے ہیں ہم کہتے

ہیں کہ ٹھیک ہے آپ nationalism کی بات کریں nationalism تو یہ ہے کہ آپ حقوق کی بات کریں وہاں بلوچستان کیلئے۔ آپ نے کیا کیا ہے ڈھائی سال میں۔ آپ مجھے بتادیں کہ کونسے حقوق لیکے آئے ہیں آپ جا کے گواہیوں میں، یہ پوری اسمبلی کو کس کو اعتماد میں لیا ہے آپ نمائندگی کر رہے ہیں 65 کے ایوان میں آپ نے اپوزیشن لیڈر کو آپ نے اعتماد میں لیا ہے، پارلیمانی لیڈروں کو اعتماد میں لیا ہے، کیا کیا ہے آپ نے ظاہر یہ ہے وہ یہ کہ ہم نے پاکستانی ایک فلم دیکھی تھی پھر میں نواب صاحب کی طرف جاؤنگا۔ اُس کا شو ہر فوٹ ہو جاتا ہے او ر اُس کا چھوٹا بیٹا ہوتا ہے دو یا تین سال کا۔ تو اُس کا شو ہر قتل کر دیا جاتا ہے تو وہ بیٹے پر گانا گاتی ہے کہ جلدی سے بڑے ہو جاؤ بیٹے تم ماں کا سہارا بنو۔ اب ہمارا تو یہی چار تاریخ کا انتظار کر رہے ہیں ہم کہتے ہیں کہ وہ ڈھائی سال تو ہمارے ضائع ہو گئے، اللہ کریں یہ ہمارے سامنے جو بیٹھے ہیں یہ آئے باقی ڈھائی سال اگر تھے تو جا کے ہمارے حقوق کیلئے کچھ بات کریں وہاں پر۔ اب ہم کس کے پاس جائے جناب اسپیکر! کس کے آگے رونا رو ہے۔ یہ اسمبلی، یہ منتخب نمائندے ایک وہی قرارداد یہ قرارداد جی قرارداد۔ قرارداد کی حیثیت ہی کچھ نہیں قرارداد میں ایسے آئے ہیں، ادھر سے گھستی ہے اور ادھر سے نکلتی ہے خیر خیر بیت ہے۔ مہربانی کر کے ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں، سینئر منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں انشاء اللہ انشاء اللہ۔ اللہ ان کو لے آئے مستقبل کا چیف منسٹر ہے ہم ان سے گزارش کرتے ہیں کہ ہمارے حمایت کریں قانون سازی کریں آپ please اس میں یہاں صوبے لیول کریں کسی ضلع کی کسی لوگوں کی حق تلفی نہ ہو ہم متاثر ہے ہم بارڈر ڈسٹرکٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں، میرا ضلع، موسیٰ خیل، لورالائی اور اسی طریقے سے ژوب، ہم متاثر ہیں اس سے وہاں پر پڑھتے ہیں وہاں کہتے ہیں کہ ایک ہمارے وڈیرے کو ایک ہمارے معتبر کو جو ہے ناں۔ تھوڑا سا پروٹوکول دے دیتے ہیں پتہ نہیں۔ ہم تو پیار کے بھوکے ہیں۔ وہ اپنا دو ایک ٹریڈ زمین اُس کو دے دیتے ہیں وہ لوکل اور ڈومیسائل اور اُس علاقے کے تمام حقوق پامالی کر دیتا ہے، حقوق لے جاتا ہے، تو مہربانی کر کے آغا صاحب نے کہا، جان نے کہا ہم گزارش کرتے ہیں حضرت نے کہا۔ کہ اس پر قانون سازی کریں فوراً کریں۔ قانون سازی کی یہ پوزیشن ہے آپ نے اُس دن خود کہا کہ دو یا چار دن میں وہ پولیس والا۔ وہ ابھی تک ہوم منسٹر صاحب بھی نہیں ہے وہ بھی ایسا پڑا ہوا ہے۔ نہ قانون ہے نہ ہوم منسٹر صاحب خود ہی سلسلہ ہے۔ ابھی آپ کہتے ہیں کہ ہمارے کاموں میں قانون سازی ہم کرتے ہیں اور مداخلت جو ہے وہ اداروں کی ہوتی ہے۔ آپ فوج کو سامنے لاتے ہیں اور کبھی جو ڈیشری کو لاتے ہیں جب آپ نہیں کریں گے تو وہ مجبور ہو جائینگے۔ ابھی آج کا اخبار اٹھائیں کل ہائی کورٹ نے آپ کے جو transfer ہوئے ہیں پولیس کے اُن کے بارے میں strike کہا ہے کہ تخوائیں بند کرو اُن کے۔ حالت تو یہ ہے کہ جب آپ

نہیں کریں گے تو مجبور ہونگے اگلے ادارے آپ کے کام میں مداخلت کریں گے۔ میں challenge پر کہتا ہوں کہ یہ اسمبلی اپنی قانون سازی صحیح اپنی رکھے جس چیز کیلئے ہم منتخب ہوئے ہیں ہم وہ گول achieve کریں۔ ہائی کورٹ کی میں with due apologize کہتا ہوں کہ ہائی کورٹ کی جرات نہیں ہوگی۔ کہ وہ ہمارے کام میں مداخلت کریں۔ قانون سازی ہم نے کرنی ہے انہوں نے implement کرنی ہے، فوج نے اُس کا implement کرنا ہے۔ ہم جب معذور ہو کے بیٹھ جاتے ہیں، لامحالہ لوگ فریاد لے کے اُن کے پاس جائینگے۔ تو وہ مداخلت کریں گے آپ کے۔ تو گزارش یہ ہے کہ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے ہم اس کو lightly لے رہے ہیں۔ ہمارے بعد جو نسلیں آرہی ہیں اُنکے زندگی کا سوال ہے جناب اسپیکر صاحب۔ پہلے تو جو ہو گیا وہ ہو گیا۔ مجھے ISI کا بندہ تھا۔ پھر میں اپنے بھائی کے پاس وہ بھی پنجاب کا ڈومیسائل بنا ہوا ہے بارکھان کا میڈیکل کے سیٹ پر نکلی ہے بلوچستان کی۔ اُس پر آپ کے apply کر دیا۔ میں نے چیلنج کیا روک کئی، ہائی کورٹ میں کیس چلا گیا۔ مجھے فون کر کے کہہ رہا ہے میں آپ کا بھائی بول رہا ہوں، بسم اللہ۔ موج صاحب اُس کا نام تھا۔ میں آپ کا بھائی۔ میں نے کہا بالکل اس میں میرے اور آپ کے بھائی میں کوئی فرق بھی نہیں ہے۔ کہ آپ کے بھتیجی نے بی اے کیا ہے میڈیکل کے سیٹ میں۔ میں نے کہا بھائی صاحب۔ آپ میرے بھائی ہیں یہ میڈیکل کی seat اگر آپ ISI میں کیا آپ آسمان سے اترتے ہو، جتنا بس میرا چلا میں نہیں دینے دیتا ہوں آپ کو۔ نہیں نہیں یہ آپ کی بھتیجی ہے وہ سرانیکی میں مجھے کہتا ہے، میں نے کہا بھتیجی ہے وہ میرے لئے قابل احترام ہے میری بیٹی کی جگہ پر ہے لیکن میں اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کے اُن کے مستقبل کاٹ کر کے میں اس بھتیجی کو کبھی بھی اس کو میڈیکل میں نہیں آنے دوں گا۔ اور میں نے چیلنج کیا، ہائی کورٹ میں میں پیش ہوا۔ اللہ کا کرم ہے اُدھر سے مجھے انصاف ملا، میرا ایک بچہ ڈاکٹر بن گیا، اب وہ ڈاکٹر اگر ایک ڈاکٹر بنتا ہے وہ میرے 10 ہزار لوگوں کی زندگی کا ضامن ہے۔ موت اور زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے، مگر وہ ڈاکٹر میرے لئے ایک مسیحا ہے، وہ بھتیجی میرے لئے مسیحا نہیں تھی۔ اُس نے میرے سیٹ پر میڈیکل کرنا تھا اور جا کے اُس نے اسلام آباد کی پریکٹس کرنی تھی، اسلام آباد میں گھر آباد کرنا تھا۔ میری گزارش یہ ہے، میں کہتا ہوں کہ جو سب سے اہم مسئلہ ہے وہ یہی ہے، یہ بچوں کے مستقبل کا ہے یہ آپ کے بلوچستان کے مستقبل کا ہے۔ یہ اقتصادی رہداری بھی اسی پر depend کر رہی ہے جناب اسپیکر صاحب اس پر آپ کے یہ جو سرچارجو پہاڑوں پر بیٹھے ہیں اسی پر depend کر رہے ہیں جہاں آپ کے اسمبلی کے سامنے روزانہ جو لوگ بیٹھے ہوتے ہیں۔ کوئی لال کوئی سفید کوئی سبز جھنڈا لیکے یہ سارے چیزیں اسی پر کر رہے ہیں آپ اُن کو روزگار دے دیں، کس کا دماغ خراب ہے کہ وہ بھری پلیٹ کو

لات مار کے جوہے ناں اور وہاں پر جا کے اپنی زندگی اور اپنے خاندان کی زندگی تباہ کریگا۔ تو مہربانی فرما کے آپ اس پر جو بھی ہمارے ساتھی آگے بولنے والے ہیں اس پر میری گزارش یہ ہے کہ اس پر قانون سازی کرائیں اور آپ کی طرف سے رولنگ چلی جائے کہ with in آگے اجلاس میں اس کا کمیٹی بنا دیں پارلیمانی لیڈروں کی کمیٹی بن گئی اور اس کے بعد وہ بیٹھ جائیں گے ان کو پابند کریں اور اس کے بعد جن بیرو کریٹس کی ضرورت تھی وہ اس میں شامل ہو جائیں۔ ہم suggestion دینگے اور اس کے بعد آپ کے اگلے اجلاس میں ٹیبل ہو جائے، قانون سازی ہو جائے تاکہ ہمارا یہ مسئلہ حل ہو۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر۔

شکریہ سردار کھیترا ان صاحب۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر 2 بجکر 39 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)